رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۳۴

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث امرتسر کٹرہ بھائی سنگھ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان سنہ ۱۳۲۱ھ ـ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

امرتسر ۹ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۵ اگست سنہ ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـ
رؤسا و جاگیرداروں سے ،	ـے
عام خریداران سے ،	عـ
، ، ششماہی	۲؍
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - -	۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

فہرست مضامین

نظم (خطاب بہ مسلمان) - - -	ص۱
انتخاب الاخبار - - - - -	ص۲
خاکساری تحریک اور اس کا بانی - -	ص۳
عیسائیت اور قادیانیت - - -	ص۵
قادیانی آواز کی مثل دوسری آواز - -	ص۶
کنوز العارفین بجواب فیض العارفین - -	ص۸
معیار الالہام معروف بہ کیا وید الہامی ہیں؟	ص۱۰
مولوی محمد بشیر محدث سہسوانی پر اعتراض -	ص۱۲
فتاوے - - - - - -	ص۱۳
متفرقات ملک - ملکی مطلع - - -	ص۱۴
اشتہارات - - - - -	ص۱۶

فلسفہ خواب - خواب کا قدیم و جدید فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔ قیمت رعائتی ۸؍ پتہ - منیجر اہلحدیث امرتسر

خطاب بہ مسلمان

(از سید ابراہیم صاحب غریب سکندرآباد دکن)

خدارا نیند سے ہوجا تو اب بیدار اے مسلم
سنبھل جا غیر ہیں اب درپئے آزار اے مسلم

سنا دے اُٹھ کے تو اب قوم کو تفسیر قرآنی
نکل جا ہاتھ میں لیکر تو اب شمشیر قرآنی

تو کردے چاک اب غفلت کا پردہ اپنی آنکھوں کا
تو کردے خاتمہ اس دور حاضر کی بلاؤں کا

گلے سے توڑ کر تو پھینک دے طوق اب غلامی کا
دکھا دے پردۂ دنیا پہ نقشہ دور ماضی کا

دکھا دے اُٹھ کے تو اب شان فاروقی زمانے کو
کمربستہ ہو اب بگڑی ہوئی حالت بنانے کو

جھکیگی خود بخود دنیا تو با ایمان تو ہوجا
خدا ہوگا ترا۔ تو عامل قرآن تو ہوجا

تو جو اس طرف کرتا نہیں تقصیر ہے تیری
محبت ہی رسول پاک کی شمشیر ہے تیری

غریب خستہ کی ہے تجھ سے اتنی التجا مسلم
تو گمراہوں کو قدرے راستہ سیدھا دکھا مسلم

تفسیر بالرائے۔ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی نئی تصنیف۔ اس میں مرزائی، شیعہ، چکڑالوی، بریلوی وغیرہ تفاسیر کی اہم اغلاط ظاہر کرکے اصلاح کی گئی ہے۔

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۱۱۔ اگست ۱۹۳۹ء

مقامی حالات | امرتسر شہر میں آج (۲ بجے) تک بارش نہیں ہوئی۔ دو روز سے صبح ہوا چل رہی ہے۔

—— بلدیہ امرتسر کی طرف سے سیرو تفریح کے لئے ایک پہاڑی بنائی جا رہی ہے جو اڑھائی سو فٹ بلند ہوگی۔

—— بلدیہ امرتسر نے خاکروب ملازمین کی تنخواہ چودہ روپیہ کردی ہے۔ اب وہ سارے وقت کے لئے ملازم سمجھے جائینگے —— سکھ حضرات کی طرف سے وزیر اعظم کو ایک مکتوب روانہ کیا گیا ہے کہ وہ بلدیہ امرتسر کے ملازمین میں سکھ حقوق کی کمی کئے جانے کے خلاف ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔

—— لاہور میں ہاؤس ٹیکس کے خلاف بیس اگست کو ہڑتال کی گئی۔

—— مولانا ظفر علی خان مسلم لیگ کی کونسل میں ایک تجویز پیش کرینگے کہ ہندوستانی فوج باہر بھیجے جانے کے پروٹسٹ کے طور پر مسلم لیگی ممبران سنٹرل اسمبلی اجلاس اسمبلی میں پہلے روز شریک نہ ہوں۔

—— لاہور۔ حکومت پنجاب نے اڑھائی کروڑ روپیہ قرضہ لیا ہے جو سو منٹ میں پورا ہوگیا۔

—— راولپنڈی۔ ۱۷۔ اگست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر مظہر علی اظہر ایم۔ ایل۔ اے (احراری لیڈر) کے خلاف مقدمہ بغاوت کی سماعت شروع ہوگئی۔

—— کراچی سر عبد اللہ ہارون اور دیگر مسلم معززین کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے کہ اگر یکم اکتوبر تک سکھر منزل گاہ کی عمارت (جو مسجد ہے شہنشاہ اکبر نے تعمیر کروایا تھا) مسلمانوں کو واپس نہ کی گئی تو سول نافرمانی جاری کر دیجائیگی

—— مولانا ابو الکلام آزاد شیعہ سنی تنازع کو دور کرنے کے لئے لکھنؤ پہنچ گئے ہیں۔

—— پونا۔ ہندوستان میں سب سے پہلے پونا میونسپل کمیٹی نے شادی ٹیکس عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— لکھنؤ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم سے اشتعال انگیز نعرے لگانا اور قابل اعتراض مقولے لکھ کر جھنڈا اٹھانے

پھرنا ممنوع قرار دیا ہے۔ نیز شیعوں کو تنبیہ کی ہے کہ وہ مکانوں کی چھتوں پر تبرا نہ کریں ورنہ گرفتار کر لیا جائیگا پولیس کو اس معاملہ میں خاص اختیارات دئیے گئے ہیں۔

—— حیدر آباد۔ ۱۷۔ اگست۔ ہز اگزالٹڈ ہائی نس حضور نظام دکن نے اپنی ۵۴ ویں سالگرہ کے موقع پر ایک فرمان شائع فرما کر ان تمام قیدیوں کی رہائی کا حکم دیدیا جو حیدر آباد و آریہ ستیہ گرہ کے سلسلہ میں قید ہیں یا جن کے مقدمات زیر سماعت ہیں۔

—— حکومت ہند۔ ہندوستان میں ہوا باز رضا کاروں کی کور قائم کرنا چاہتی ہے۔

—— حکومت پنجاب کے دفاتر ۱۱۔ اکتوبر کو لاہور میں کھل جائینگے

آخری اطلاع

جن خریداروں کی قیمت ماہ اگست میں ختم تھی اور ۳۱۔۸ اگست تک وصول نہ ہوگی۔ ان کے نام

آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

ایسے حضرات مطلع رہیں۔ (منیجر اہلحدیث)

تحریک خاکساری

کی بابت احباب کی مانگ تو سینکڑوں تک آرہی ہے مگر اعانت چندہ پر توجہ نہیں۔ احباب غور کریں کہ ایک لاکھ رسالہ کے لئے کتنی رقم کی ضرورت ہے۔

—— مارواڑ۔ کاٹھیاواڑ کے علاقہ میں بارش نہ ہونے سے سخت قحط پڑ رہا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے اعلیٰحضرت سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ آیندہ جنگ میں غیر جانبدار رہیں گے۔

—— وزارت مصر کے محکمہ زراعت نے حکومت حجاز کی خواہش پر چند ماہرین فن زراعت حجاز بھیجے تھے جنہوں نے وہاں کے متعلق رپورٹ دی ہے کہ چونکہ حجاز کے اکثر حصوں میں پوٹاش کی کمی ہے اس لئے وہاں زراعت نہیں ہوسکتی اسلئے وہاں اونٹ بھیڑ بکریاں بکثرت چرنے چھوڑی جائیں تاکہ ان کی لید کو کھاد کے طور پر استعمال کیا جائے۔

ریویو

خطبات محمدی | مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی نے اخبار محمدی میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ مواعظ و خطبات (جو آپ مختلف اوقات میں فرماتے رہے) شائع کرنے شروع کئے تھے جو عام واعظین و ناظرین کے شوق کے لئے علیحدہ کتابی صورت میں بھی شائع کئے گئے ہیں۔ ہر خطبہ عربی میں ہے۔ جس کا عام فہم اردو ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ لہذا شائقین سنت نبویہ کو چاہئے کہ بے معنی اور بے ثبوت قصوں کہانیوں کو چھوڑ کر یہ اصلی اور صحیح خطبات اپنے سامعین کو سنایا کریں۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ایک روپیہ۔ دفتر اخبار محمدی" باڑہ ہندو راؤ دہلی سے طلب کریں۔

یاد رفتگان | جماعت اہل حدیث راولپنڈی کے رکن اعظم حاجی چراغ الدین صاحب ۱۶/۱۷ اگست کی درمیانی شب کو انتقال کر گئے۔ انا للہ! مرحوم نہایت مخیر، مخلص اور خلیق تھے۔ (عبد الرحمٰن از راولپنڈی) (۲) خاکسار کے والد حاجی محمد اسماعیل صاحب ڈیڑھ سال کی مسلسل علالت کے بعد انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (حکیم عصمت اللہ رحمانی۔ سابق مدرس مدرسہ فیض عام مئو ضلع اعظم گڑھ)

(۳) ساہوکار کے محمد اسماعیل صاحب رئیس مدراس کی والدہ ماجدہ جو نہایت فیاض، نیک دل اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں انتقال کر گئیں۔ انا للہ! مرحومہ کو مدرسہ دار السلام سے خاص انس تھا۔ (مولوی محمد فضل اللہ صدر مدرس مدرسہ رانی ڈرگ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

—— حکومت ایران و ترکی میں معاہدہ ہوا ہے کہ اگر ترکی کو بحر ابیض میں کسی جنگ میں حصہ لینا پڑا تو ایران کی تمام فوجیں ترکی کی امداد کریں گی۔

—— حکومت مصر کی وزارت مالیات نے اعلان کیا ہے کہ حکومت مصر برطانیہ کو روئی دیکر اسکے عوض اسلحہ خریدیگی۔

—— اٹلی میں ایک ایسی موٹر ایجاد ہوئی ہے جسمیں پٹرول کی بجائے لکڑی جلائی جائے گی۔

ظفر المبین کی دو مغالطات الناظرین ۔ وزن مضامین (۸۳۲) کے اعتراضات کا دندان شکن جواب ۔ قیمت ۸/ (منیجر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۸- رجب المرجب ۱۳۵۸ھ

خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(۹)

(مجریہ از ۳۰- جون ۱۹۳۹ء)

ناظرین ہمارے سوالات اربعہ (جو سابقہ پرچہ میں بھی شائع ہوئے ہیں) کا جواب بہت جلد دیں تاکہ رسالہ جلد شائع ہو سکے۔

گذشتہ ہفتے لکھا گیا تھا کہ مشرقی صاحب امیر امان اللہ خان سابق والئ کابل اور اتاترک مصطفےٰ کمال پاشا کی تعریف میں اکثر رطب اللسان رہتے ہیں (الاصلاح ۱۳ جنوری ۱۹۳۹ء وغیرہ ملاحظہ ہو)

ان دو نو والیان ریاست کے متعلق کچھ لکھنے کو ہمارا جی نہیں چاہتا۔ تاہم مجبوراً اتنا کہنا پڑتا ہے کہ ان دونو صاحبوں نے اپنی اپنی حکومتوں کی حفاظت میں کوشش ضرور کی مگر دین اسلام کی حفاظت کے لئے کچھ نہیں کیا۔

ہم ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ امیر امان اللہ خان کی سوانح عمری موسومہ بہ زوالِ غازی کا مطالعہ ضرور کریں۔ یہ کتاب ایک ایسے شخص کی لکھی ہوئی ہے جو امان اللہ خان اور کچھ مدتوں سے زمانہ حکومت میں کابل میں مقیم رہا ہے۔ اس لئے جو واقعات اس نے لکھے ہیں اپنی آنکھوں کے سامنے گذرے ہوئے ہیں۔ ... بانی مراد ... آگئی ہے۔

مصطفےٰ کمال پاشا کی دینی خدمت کے متعلق امیر شکیب ارسلان کے مضامین مصری اخباروں میں چھپتے رہے ہیں۔ جن کو نقل کرنا ہمارے اور ناظرین کے لئے دلفگاری کا باعث ہوگا۔

ہم ان دو نو والیان حکومت کو اسی عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں جس نظر سے سلطنت مغلیہ کے مشہور بادشاہ جلال الدین اکبر کو دیکھتے ہیں۔ اکبر بادشاہ کے حالات تاریخ ہندوستان کے واقفوں کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ اس سے زیادہ کچھ لکھنے کی نہ ہمیں ضرورت ہے نہ ہی ہم چاہتے ہیں۔ ہاں ہم خوش ہیں کہ مشرقی صاحب نے اپنے ہم مشربوں کا نام لے کر پبلک کو آگاہ کر دیا کہ آپ اسلام کی خدمت اسی روش پر کرنا چاہتے ہیں جس پر چل کر مذکورہ بالا چند حضرات چلے گئی تھی۔ جس کی بابت رندان طبقہ کا قول ہے ؎

لا بارك الله في الدنيا بلا دين

ہاں قرآن مجید کا ارشاد ہے ؎

بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ (پ ۳۰ ع ۱۴)

اطلاع ہم کئی دفعہ پبلک دیکھ چکے ہیں اب پھر کہتے ہیں کہ ہم عسکری تحریک کے خلاف نہیں ہیں اور جو مسلمان دین کا مخالف ہو سکتا ہے۔ خاص کر جماعت اہل حدیث کو جس کو اپنا امتیازی طغریٰ سمجھتی ہے۔ کیونکہ جماعت اہل حدیث کے واجب الاحترام علمائے کرام (حضرت امیر المومنین سید احمد صاحب رائے بریلوی اور مولانا اسماعیل شہید دہلوی، علمائے صادق پور پٹنہ علمائے تھانیسر وغیرہم نور اللہ مرقدہم جن کے حالات تواریخ عجیبہ میں ثبت ہیں) ہندوستان میں عسکری تحریک کے موجد تھے۔ نہ صرف موجد بلکہ سرفروش عامل تھے۔ جن کے حق میں یہ شعر بہت موزوں ہے ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اس لئے افراد اہل حدیث کو خصوصاً عسکری تحریک سے نفرت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ جہاں کہیں سے ایسی تحریک کی آواز سنتے ہیں خوش ہوتے ہیں۔ ان کے منہ سے بے ساختہ نکل جاتا ہے ؎

لے اڑی طرز فغاں بلبل نالاں ہم سے
گل نے سیکھی روش چاک گریباں ہم سے

ہاں ان کو خاکساری نوع کی عسکریت سے ذرہ اختلاف ہے۔ جس کا ذکر آگے آئیگا۔

مقام افسوس ہے ناظرین سلسلہ ہذا کو ۳۰- جون سے پڑھ رہے ہیں۔ ہم نے اس سلسلہ میں کسی کے حق میں درشت کلامی کی ہے نہ دلآزاری نہ بہتان تراشا ہے نہ الزام لگایا ہے۔ بلکہ مشرقی صاحب کی غلط تحریرات پر عالمانہ تنقید کی ہے۔ جس کا ہمیں حق حاصل ہے۔ اس سلسلہ میں نہ ان کی تکفیر کی ہے نہ توہین۔ بلکہ ان کی اصل عبارتیں پیش کر کے نتیجہ ظاہر کر دیا ہے۔

باایں ہمہ خاکساری کیمپ میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہو رہا ہے۔ متعدد تحریریں (قلمی اور مطبوعہ) آچکی ہیں۔ جن میں اس سلسلہ کی وجہ سے ہم پر بڑی خفگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ بلکہ بعض با کردہ گناہ ہم پر تھوپے گئے ہیں مثلاً کہا گیا ہے کہ تم علامہ مشرقی کو کافر کہتے ہو اور اس مضمون کی کتاب چھاپ کر تم قیمتاً بیچو گے۔ ... حاصل کرو گے یہ تمہاری ... ہے

بلکہ یہاں تک بھی لکھا ہے کہ ہم تمہاری خبر لیں گے۔ جوابًا عرض ہے کہ جو شخص کسی ناکردہ گناہ کی بنا پر ہو وہ در اصل اپنے اوپر ہوتی ہے۔ سلسلہ ہذا کو ناظرین ایک دفعہ پھر پڑھ جائیں اور دیکھیں کہ نہ کہیں تکفیر کا ذکر ہے نہ کتاب فروخت کرنے کا۔ بلکہ کئی مرتبہ رسالہ مفت دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود اگر خاکسار ناحق خفا ہوں تو میں ان کو مشورہ دونگا کہ وہ اپنا نام خاکسار بدل کر خونخوار رکھ لیں۔ کیونکہ خاکسار نام کے ساتھ جابرانہ فعل کی مناسبت نہیں ہے ہاں خونخوار نام کے ساتھ ہے۔

جس روز (۲۴۔ نومبر ۱۹۳۶ء) سے ہم پر ناکام حملہ قاتلانہ ہوا ہے اسی روز سے ہماری یہ پُر زور آواز ہے

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

ہفوات مشرقی | مشرقی صاحب کی تصنیفات پر تنقید کے جو آٹھ نمبر ہم نے قائم کئے تھے وہ گذشتہ ہفتے ختم ہو چکے ہیں۔ اب ہم مشرقی صاحب کے متفرق اقوال پیش کرتے ہیں جو قرآن حدیث کی صریح نقیض ہونے کے علاوہ کل علمائے اسلام (مفسرین، محدثین اور مجتہدین رحمہم اللہ) کی تحقیق کے بھی خلاف ہیں۔

پہلی مثال | مسلمانان دنیا قاطبۃً (سلف سے خلف تک) یہ مانتے اور کہتے آئے ہیں کہ فرعون اپنے آپ کو معبود کہتا تھا۔ قرآن مجید کی نصوص صریحہ بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔ مگر مشرقی صاحب اسے جوش مخالفت میں اس عقیدے کے بھی خلاف لکھتے ہیں۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں :-

فرعون مصر ان کو بلا بلا کر کچھ اپنے آگے اتھا نہیں رگڑوا تا تھا اور نہ منہ سے رسمًا اپنے آپکو خدا کہا کرتا تھا بلکہ یہی تعلق اور تعبد وہ جبری عبادت تھی جو ہزار ہا سجدوں اور منہ بانی دعووں سے بڑھ کر تھی۔

(مقدمہ تذکرہ حاشیہ ص ۱۰۵)

عجیب | ہم حیران ہیں کہ مشرقی صاحب کو اتنی جرأت کیوں پیدا ہوگئی کہ مفسرین کا انکار کرتے کرتے نصوص قرآنیہ کا بھی خلاف کرنے لگ گئے۔ جن پر یہ مثال صادق آتی ہے :

بازی بازی باریش بابا بازی

ہم آیات قرآنیہ میں سے ایک ہی آیت آپ کے جواب میں پیش کرتے ہیں۔ فرعون موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کرکے کہتا ہے :-

لئن اتخذت الٰھًا غیری لاجعلنک من المسجونین (پ ۱۹۔ ع ۲) اے موسیٰ اگر میرے سوائے تو نے کسی اور کو معبود سمجھا تو میں تجھے قیدیوں میں بھیج دونگا۔

بتائیے | یہ آیت آپ کے دعوے کی کھلی تکذیب کرتی ہے یا نہیں۔ معلوم نہیں کہ ایسی باتیں کرنے سے مشرقی صاحب اسلام کی کیا خدمت کر رہے ہیں اور قرآن دانی کا کیا ثبوت دے رہے ہیں۔ بجز اس کے کوئی کہنے والا آپ کو کہے

گر تو قرآں بریں نمط خوانی
ببری رونقِ مسلمانی

دوسری مثال | اسلامی دنیا بالاتفاق اس بات کو مانتی چلی آئی ہے کہ اللہ اور رسول کے احکام ہر امر شرعی میں واجب الاطاعت ہیں۔ امیر المؤمنین کا حکم بھی واجب الاطاعت ہے۔ مگر نصوص صریحہ سے مخالف ہونے کی صورت میں امیر کو اس پر توجہ دلائی جا سکتی ہے۔ قرآن مجید کی آیت مندرجہ ذیل اس مضمون کو واضح الفاظ میں بیان کرتی ہے :-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ (پ ۵۔ ع)

اے ایمان والو اللہ اور رسول کی اطاعت کیا کرو اور والیان حکومت کی بھی۔ پھر اگر تمہارا (راعی اور رعایا کا) کسی امر میں اختلاف ہو جائے تو اس کو خدا اور رسول کی طرف پھیر دو۔

آج کل کے زمانہ میں اس کی مثال یہ ہے کہ سب جج کا حکم بھی واجب العمل ہے لیکن سب جج کی رائے کے خلاف ہائیکورٹ کا فیصلہ پیش کر کے توجہ دلائی جا سکتی ہے۔ خلیفہ ثانی (رضی اللہ عنہ) نے جب حکم دیا کہ کوئی عورت اہل بیت کی مستورات کے مہر سے زیادہ مہر نہ لے تو ایک بڑھیا نے حاضر خدمت ہوکر عرض کیا کہ آپ کا یہ حکم آیت قرآنی کے خلاف ہے۔ خدا فرماتا ہے

وَ اٰتَیْتُمْ اِحْدٰھُنَّ قِنْطَارًا

اس بڑھیا نے اس آیت سے یہ مسئلہ استنباط کیا کہ مہر کی کوئی حد نہیں ہے بلکہ منکوحہ زیادہ سے زیادہ بھی لے سکتی ہے۔ خلیفہ موصوف کے ذہن میں بھی اس کا یہ استنباط صحیح معلوم ہوا۔ اسی لئے آپ نے اپنا حکم واپس لے لیا۔ مولانا حالی مرحوم نے اسی طرف اشارہ کیا ہے

غلاموں سے ہو جاتے تھے ہمدم آقا
خلیفوں سے لڑتی تھی ایک ایک بڑھیا

یہ تو ہوا سلف سے خلف تک کل امت مسلمہ کا عقیدہ۔ اب مشرقی صاحب کی بھی سنئے۔ آپ کا خیال ہے کہ اطاعت رسول انتظامی امور میں ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں :-

"قرن اول میں رسول خدا مسلمانوں کے قائد اعظم اور سپہ سالار ہونے کی حیثیت میں وقتًا فوقتًا احکام نافذ کیا کرتے تھے جو مصالح وقت کے لحاظ سے مسلمانوں کے اجتماعی دفاع کیلئے ضروری تھے۔ عرب کے جس جس گوشے میں ان فرامین کی صدائیں پہنچتی تھیں لوگ لبیک لبیک کرکے حاضر ہو جاتے۔ اور اپنا تن من دھن اس نیک سیرت سردار کی خاطر قربان کر دیتے۔ یہ اطاعت رسول کا صحیح مفہوم تھا۔" (مقدمہ تذکرہ اردو ص ۱۴۱ حاشیہ)

ناظرین! | اس عبارت کا مفہوم ذہن میں رکھئے کہ کیا ہے؟ یہی نا کہ اطاعت رسول بحیثیت امیر جماعت کے تھی۔ اس میں کیا شک ہے کہ امیر جماعت ہو یا سالار فوج۔ اس کی وفات کے بعد جو اس کا قائم مقام ہوگا اس کے احکام نافذ ہونگے پہلے کا حکم نافذ نہ ہوگا تو اس کے نافذ ہونگے اور پہلوں کو کوئی نہیں پوچھیگا۔ یہی معنی ہیں شیخ سعدی کے اس شعر کے

ہر کہ آمد عمارت نو ساخت
رفت و منزل بدیگرے پرداخت

پس مشرقی صاحب کے کلام کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جتنے احکام زمانہ رسالت میں متعلقہ انتظام وغیرہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری کئے تھے آج مشرقی صاحب کا ممدوح (امیر امان اللہ خان سابق والیٔ کابل) ان کے خلاف حکم جاری کرے تو جس طرح احکام رسالت واجب الاطاعت تھے اسیطرح یہ بھی واجب الاطاعت ہونگے۔ مسلمانان دنیا اس طرز عمل کو توہین رسالت سمجھتے ہیں۔ علامہ مشرقی صاحب اس کو ایمان جانتے ہیں۔ اسی لئے وہ امیر امان اللہ خان اور اتاترک مصطفےٰ کمال پاشا کے مداح ہیں اور ان کو نصیحت کرنے والے علماء کے حق میں سخت بدگو ہیں۔

بس یہ ہے ایک مرکزی نکتہ جس کو کفر و اسلام میں حد فاصل کہنا چاہئے۔ (باقی)

قادیانی مشن

عیسائیت اور قادیانیت

مرزا صاحب قادیانی کی مسرت انگیز پیشگوئی تھی کہ عیسائیت میری وجہ سے دنیا سے مٹ جائیگی۔ اور اس کی جگہ اسلام قائم ہو جائیگا! اس پر بارہا پوچھا گیا کہ عیسائیت دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانے میں عیسائیوں کا شمار ہندوستان میں پانچ لاکھ لکھا تھا۔ مگر گذشتہ مردم شماری (بابت ۱۹۳۱ء) میں ہندوستان کی مسیحی آبادی ۶۳ لاکھ ہے۔

بایں ہمہ ہمارے جواب میں "پیغام صلح" لاہور میں ایک طویل مضمون نکلا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں عرض کرینگے کہ حضرت امیر ایدہ اللہ نے جو کچھ ارشاد فرمایا وہ بالکل صحیح ہے۔ اسلام دنیا کے ہر ایک حصہ میں غالب آ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے غلبہ اسلام کی جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ حرف حرف پوری ہو رہی ہے۔ اگر مولوی صاحب کمزوریٔ ایمان یا فقدان بصیرت کی وجہ سے اسلام کو غالب آتے نہ دیکھ سکیں تو اس میں کس کا قصور ہے۔ اندھے کو آفتاب کس طرح نظر آ سکتا ہے؟

اسلام کچھ مقدس و اعلیٰ اصولوں اور پاکیزہ عقائد و تعلیمات کے مجموعہ کا نام ہے کسی خاص قوم جماعت یا جتھے کا نام نہیں ہے۔ اگر یہ اصول اور تعلیمات و عقائد مقبول ہو رہے ہیں اور دشمنوں اور مخالفوں کا نقطہ نظر اور طرز عمل ان کے متعلق خوشگوار طور پر تبدیل ہو رہا ہے تو پھر ہر ایک انصاف پسند اور حق گو آدمی کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ اسلام غالب آ رہا ہے۔ خواہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور اُن جیسے دوسرے لاکھ انکار کرتے رہیں۔

واقعات و حقائق کی روشنی میں جو کوئی ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیگا اسے صاف نظر آ جائیگا اسلام روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ اس کے اصول مقبول ہو رہے ہیں۔ اسلام کا سب سے بڑا دشمن یورپ اور عیسائیت تھی۔ یورپ پر سے عیسائیت کی گرفت بہت بڑی حد تک ڈھیلی ہو چکی ہے۔ اس کے برعکس وہ اسلام کے بہت سے اصولوں کو قبول کر چکا ہے۔ اسلام نے یورپ کی ذہنیت۔ رجحانات۔ معاشرت۔ ضابطہ قوانین وغیرہ ہر ایک چیز پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ اسلام، قرآن اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اہل یورپ کا نقطہ نظر حیرت انگیز طور پر تبدیل ہو رہا ہے۔ اور یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے علم الکلام کی بدولت ہوا" (پیغام صلح لاہور مورخہ ۲۶ جولائی ۳۹ء)

اہلحدیث واقعی جی خوش کرنے اور احمقوں کو پھانسنے کے یہی طریقے ہیں۔ مگر واقعات سے جو بات ثابت ہو وہی حق ہوتی ہے۔ ہم اپنی طرف سے کچھ پیش نہیں کرتے بلکہ اسی اخبار پیغام صلح سے ایک معزز محترم بزرگ (امیر شکیب ارسلان) کے ایک مضمون کو نقل کرتے ہیں۔ جس کو اخبار "پیغام صلح" نے عربی اخبارات سے ترجمہ کر کے نقل کیا ہے۔ اس کی عبارت مع سرخی کے درج ذیل ہے:-

"اسلام پر مسیحی مبلغوں کی خطرناک یورش"

(امیر شکیب ارسلان کے قلم سے)

عربی اخبارات نے حال ہی میں امیر شکیب ارسلان کا ایک اہم مضمون شائع کیا ہے جو عیسائیت اور اسلام کی آویزش اور اسکے نتائج سے تعلق رکھتا ہے۔

مصر اور دوسرے اسلامی ممالک میں اسلام پر یلغار کرنے والے مسیحی مبلغوں کے خلاف ایک شور مچا ہؤا ہے اور ہر زبان ان کی ناروا کاروائیوں اور سازشوں کی شکائت میں مصروف ہے۔ لیکن میں اعتراف کرتا ہوں کہ مجھے اپنی عمر میں آج تک کبھی اتنا تعجب نہیں ہؤا۔ جتنا پادریوں کے خلاف مسلمانوں کا یہ جوش و خروش دیکھ کر ہو رہا ہے۔

آج سے چالیس پینتالیس سال پہلے جبکہ ہم نوعمر تھے اس وقت بھی ہمارے ملکوں میں یہ پادری موجود تھے اور اپنے تمام موجودہ ناجائز طریقے ہی استعمال کرتے رہتے تھے۔ ہم برابر سنا کرتے تھے کہ اتنے مسلمان یہاں عیسائی بنا لئے گئے۔ مگر ہمیں پہلے کبھی جوش نہیں آیا۔ کیا اب پہلی مرتبہ ان پادریوں کی حرکتیں منظر عام پر آئی ہیں کہ ہم اس طرح دفعتہً مشتعل ہو گئے ہیں؟

صرف ایک اکیلے ملک جاوا میں اب تک ایک لاکھ مسلمان عیسائی بن چکے ہیں۔ اس ملک پر ہالینڈ کا قبضہ ہے۔ اور ہالینڈی پادری غریب مسلمانوں کو پوری آزادی سے شکار کرتے رہے ہیں۔

اسی مغرب کے جزائر میں کارڈینل لانجیرے کے ہاتھ پر ہزارہا مسلمان عیسائیت قبول کر چکے ہیں

(۸۲۵)

اسی قدر نہیں بلکہ ملک الجزائر میں پورا ایک بربری قبیلہ مع کئی بربری گاؤں اسلام سے نکل کر عیسائیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

ہندوستان میں ہزارہا مسلمان عیسائی بن چکے ہیں اور ان سابق مسلمانوں میں سے پورے دو سو آدمی عیسائیت کے مبلغ بن کر اپنے نئے مذہب کی اشاعت میں مصروف ہیں۔

عیسائی مبلغ مسلمانوں کو عیسائی بنانے میں کتنے کامیاب ہو چکے ہیں۔ اور ہماری غفلتیں کس حد تک پہنچ چکی ہیں۔ اس کی تحقیق کے لئے ہمیں کسی محنت و جستجو کی ضرورت نہیں ہے۔ خود پادریوں کی سالانہ رپورٹیں یہ تمام جگر خراش واقعات ہماری آنکھوں کے سامنے پیش کرتی رہتی ہیں۔

خدا کی قسم مجھے اس بات پر تعجب نہیں ہے کہ جاوا الجزائر۔ جبش۔ ہند۔ چین۔ فلپائن وغیرہ میں عیسائی پادری لاکھوں مسلمانوں کو اپنے مذہب میں داخل کر چکے ہیں۔ بلکہ اصلی تعجب اس بات پر ہے کہ وہ اب تک کروڑوں مسلمانوں کو مرتد کر دینے میں کیوں کامیاب نہیں ہو گئے۔ حالانکہ وہ اپنی تبلیغی انجمنوں اور اداروں پر سالانہ تیس کروڑ پونڈ یا تقریبًا ساڑھے چار ارب روپیہ صرف کیا کرتے ہیں۔ مسلمان بے حد غریب ہیں اور اپنی غربت کی وجہ سے طرح طرح کے جسمانی امراض کا شکار رہتے ہیں پادریوں کے پاس دولت کے کبھی نہ ختم ہونے والے خزانے ہیں اور عظیم الشان شفاخانے موجود ہیں پھر حیرت ہوتی ہے کہ وہ اتنی کم کامیابی کیوں حاصل کر سکے۔

لاریب اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی قلعہ سب قلعوں سے زیادہ مستحکم نہ ہوتا تو پادری اب تک اسلام کا صفایا کر چکے ہوتے کیونکہ ان کے پاس کامیابی کے جملہ رسائل موجود ہیں اور اسلام گہری نیند میں خراٹے لے رہا ہے اور اپنی حفاظت پر کوئی ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کر رہا ہے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری امت کی طرف سے پورا پورا جہاد کیا۔ لیکن اس امت نے اپنے ہادی برحق کے احسان کا بدلہ یہ دیا کہ اس کے دین حنیف سے غافل ہو گئی۔ بزدلی اور غفلت کی راہ اختیار کی۔ ہمت کو پیٹھ دکھائی۔ میدان سے بھاگ نکلی اور طے کر لیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جی چاہے تو اپنے پروردگار کے ذریعہ اپنے دین کی حفاظت، مدافعت، اشاعت کریں اور نہ جی چاہے تو چھوڑ دیں۔ ہمیں بھی کوئی پروا نہیں۔ لیکن عیسائیوں نے یہ نہیں کیا۔ انہوں نے حضرت مسیح کو اپنے دین کے ساتھ تنہا نہیں چھوڑ دیا بلکہ عیسائی نے اپنا فرض سمجھا کہ دامے، درمے، سخنے ہر طرح اپنے دین کو ترقی دیتا رہے۔

عیسائی پادری اگر پانچ بودھوں کو عیسائی بنا لیں، ایک ہزار ہندوؤں کو عیسائیت میں داخل کر لیں تو اتنے خوش نہیں ہوتے جتنے ایک مسلمان کو عیسائی بنا کر خوش ہوتے ہیں۔ اور یہ اس لئے کہ عیسائیت کا اصل حریف صرف اسلام ہی ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ عیسائی مبلغوں کی سب سے زیادہ قوتیں اسلام ہی کے خلاف صرف ہو رہی ہیں۔ ہر سال ان کی عام کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں۔ اور ان میں مسلمانوں کو مرتد بنانے کی نئی نئی اسکیمیں بنائی جاتی ہیں۔ مسلمان یہ سب دیکھتے ہیں اور سنتے ہیں۔ مگر ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

تمام دنیا کے مسلمانوں کی حالت اس بارے میں دو سبب سے افسوسناک ہو رہی ہے۔ ایک سبب یہ ہے کہ عام طور پر مسلمان نہایت بزدل ہو گئے ہیں خصوصًا یورپین اقوام کے مقابلہ میں۔ یورپین اقوام کی مسلمانوں پر ایسی ہیبت طاری ہو گئی ہے کہ سخت حیرت ہوتی ہے اور اس کا کوئی سبب سمجھ میں نہیں آتا۔ دوسرا سبب مسلمانوں کا بخل ہے۔ وہ اپنی جماعتی ضرورتوں پر ایک پیسہ بھی صرف کرنے کے عادی نہیں رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے تمام کام سخت ابتری میں پڑ گئے ہیں۔ غرضیکہ اسوقت عیسائی مبلغوں کی طرف سے اسلام پر ہر طرف سے جو یلغار ہو رہی ہے اس کی تمام تر ذمہ داری خود مسلمانوں ہی کے سر ہے۔ لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ سب سے پہلے اپنے آپ ہی کو ملامت کریں۔

ومن رعی غنمًا فی ارض مسبعۃ
ونام عنہا تولی رعیہا الاسد

(پیغام صلح لاہور۔ ۲۳۔ اگست ۱۹۳۳ء)

ایضًا | انقلاب ۱۳۔ اگست ۱۹۳۳ء میں بھی یہ مضمون شائع ہوا ہے۔

اہلحدیث | بتائیے ۱۹۳۳ء تک جو حملات عیسائیوں کی طرف سے ہوئے اور ان کا اثر جو اسلام اور اہل اسلام پر ہوا۔ جس کا اعتراف امیر شکیب ارسلان جیسے محترم ہمدرد اسلام اور آپ (پیغام صلح) کو بھی ہے۔ کیا یہی آپ کے آپ کے مسیح موعود کی برکت ہے۔

علاوہ اس کے آپ لوگ یہ بھی نہیں سمجھتے یا سمجھ کر مخلوق خدا کو دھوکا دیتے ہیں کہ یورپ کے عیسائی کیوں اپنے مذہب عیسائیت کو چھوڑتے جاتے ہیں؟ اس کا باعث یہ ہے کہ یہ فعل ان کی اپنی الحاد پسندی کا نتیجہ ہے نہ اسلام پسندی کا۔ جس کا بہت سا اثر ہندوستان کی مذہبی دنیا پر بھی ہم دیکھتے ہیں اور آئندہ مزید دیکھنے کا خطرہ ہے۔ چاروں طرف سے یہی آواز آ رہی ہے اور آئندہ بھی آتی رہے گی

Religion is Nothing

(مذہب کوئی چیز نہیں)

کیا یہ بھی آپ کے مسیح موعود کی برکت ہے۔ دنیا میں عام طور پر مذہب کی مخالفت ہو رہی ہے۔ اگر کوئی کسی بات کو قبول کرتا ہے وہ کسی مذہب کی ہدایت کے ماتحت نہیں کرتا بلکہ وہ ریشنلزم Rationalism کے ماتحت اپنی قوت فیصلہ سے عقلی طور پر کرتا ہے۔ مثلًا کوئی ایسی قوم جو شادی بیوگان کی منکر تھی وہ اگر قائل ہو جائے تو اسلام کی تعلیم کی حیثیت سے قائل نہیں بلکہ مقتضائے فطرت کے ماتحت اس کی قائل ہو گی۔ اسلام کی وہ ویسے ہی مخالف ہو گی جیسے پہلے تھی۔

ایک سوال | بھلا کوئی غیر مسلم مشرف با سلام ہو جائے

رئیس قادیان۔ مرزا صاحب کی جدید سوانح عمری۔ (۸۳۶) درجہ اول عہ۔ دوم ۱۲ر پتہ:- منیجر اہلحدیث۔

ahmadimuslim.de

اور وہ مرزا صاحب کی تحریر و تقریر کی تعریف کرے۔ مگر ان کے دعویٰ کو صحیح نہ سمجھے اور نہ ان کی تصدیق کرے تو کیا آپ اُس کو بھی احمدی قرار دیں گے۔ اس سوال کا جو جواب ہے واقعات کی رو سے آپ کی مزعومہ ترقی اسلام کا وہی جواب ہے۔

واقعات صحیحہ ہمیں رہنمائی کرتے ہیں کہ مذہب کی پابندی اور مذہب کی عزت دنیا سے اٹھتی جا رہی ہے آپ کے مسیح موعود مرزا صاحب کو پیدا ہوئے آج سو سال ہوتے ہیں۔ جو حالت دوسرے مذاہب کی عموماً اور اسلام کی خصوصاً اس وقت تھی آج اس سے بدرجہا کمزور ہے اور دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے

مزے کی بات تو یہ ہے کہ قادیانی مجدد نے دعویٰ تو بہت بڑا کیا تھا مگر واقعہ یہ ہوا کہ خود ان کی امت میں سے نوے (۹۰) فیصدی بقول پیغام صلح اسلام سے دُور جا پڑے ہیں۔ پھر دوسروں کا کیا شمار۔

پس آپ تعصب اور حمایت باطل کو چھوڑ کر واقعات پر نظر کریں تو آپ کو صاف معلوم ہو جائیگا کہ آپ کے مسیح موعود مجدد اعظم (مرزا صاحب) کی پیشگوئی متعلقہ ترقی اسلام بالکل غلط ثابت ہوئی۔ جس پر یہ کہنا بالکل بجا ہے۔

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

قادیانی آواز کی مثل دوسری آواز

آج کل اشتہاری زمانہ ہے۔ دکانوں، بازاروں کے علاوہ ریل گاڑی میں بھی اشتہاری دوا فروش پھرتے ہیں۔ جو بڑے زور شور سے اپنی دواؤں کے فوائد بتاتے ہیں۔ یعنی ایک ایک دوا کے اتنے فوائد بتاتے ہیں۔ گویا وہ جملہ امراض کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ ان کا ادعا سن کر کبھی کبھی خیال آتا ہے کہ گورنمنٹ ہسپتالوں میں بجائے بہت سی دوائیں رکھنے کے ان دوا فروشوں کی ایک ہی دوا رکھ لے تو سب بیماروں کو صحت ہو جائے۔

یہی حال آج کل مدعیان الہام و نبوت کا ہے سب سے پہلے ان کا دعویٰ یہی ہوتا ہے کہ میں تمام دنیا کو روشنی دینے کے لئے آیا ہوں میرے سامنے کوئی ظلمت نہیں ٹھیرے گی۔ میں ایسا ہوں میں ویسا ہوں غرض یہ کہ تمام خوبیوں کا مجموعہ ہوں۔ گویا یہ شعر میرے ہی حق میں ہے ؎

حسیں ہو مہ جبیں ہو دل نشیں ہو
غضب ہو تم کہ جیسے ہو وہی ہو

ہمارے ناظرین قادیانی دعاوی کو سن کر سیر ہو گئے ہونگے ایسی قسم کا دعویٰ بہائیوں کا بھی سن لیں۔ رسالہ "بہائی میگزین" میں ایک مضمون نکلا ہے جو مع سرخی کے درج ذیل ہے:۔

"طلوع بہاء اللہ

یہ وہ دن ہے جس میں زبان رحمان ملکوت بیان میں گرم گفتار ہے۔ اور اسم اعظم کے آفتاب سے افق عالم روشن ہو رہا ہے اور تمام چیزیں گواہی دے رہی ہیں کہ خدا کی قسم یوم موعود آ گیا اور قوم شک و شبہ میں مبتلا ہے۔ (مجموعہ اقدس و الواح صفحہ ۹۴)

یہ وہ دن ہے کہ نطق اس کی برابری نہیں کر سکتے اور یہ امر وہ امر ہے جس کے مقابل تمام آسمانوں اور زمین کے لشکر کھڑے نہیں ہو سکتے۔ ہر سچا صاحب بصیرت اس بات کی شہادت دیتا ہے۔ (صفحہ ۹۵)

یہ وہ دن ہے جس میں سب چیزیں پکار کر کہہ رہی ہیں اے روئے زمین کے لوگو! افق ظہور آفتاب بیان سے چمک اٹھا ہے اور رحمن نظر آتے ہوئے غلبہ کے ساتھ آ گیا ہے۔ (صفحہ ۹۹)

اے گروہ زمین! یہ خدا کا دن ہے اور تم نہیں پہچانتے ہو۔ اور یہ بیان کا دن ہے اور تم خاموش ہو یاد کرو وہ بہار جو رحمن نے فرقان میں نازل فرمائی ہے کہ جس دن لوگ رب العالمین کے لئے کھڑے ہو جائیں گے یہ وہ دن ہے جب تم اہل بیان کو مدہوش دیکھتے ہیں اور وہ نشہ سے مدہوش نہیں بلکہ یہ خدا کا سخت عذاب ہے۔ یہ وہ دن ہے جس میں تیرا رب آ پہنچا ہے اور مظاہر اسماء و صفات کو آیات نے گھیر لیا ہے۔ قائم ہونے والوں کے لئے مبارک باد اور منہ پھیر لینے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔ یہ وہ دن ہے جس میں بجز خدا کے کسی کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ کہہ دو رحمن سے ڈرو۔ اے گروہ بیان اور اس پر اعتراض نہ کرو۔ جو آسمان برہان سے عرفان کے جھنڈے لے کر آیا ہے۔ کاش تم اس بات کو جانتے۔ (صفحہ ۱۰۰)

اپنی زندگی کی قسم۔ یہ فائدہ اٹھانے کا دن ہے لیکن قوم بے خبر بنی ہوئی ہے۔ اور یہ اٹھ کھڑے ہونے کا دن ہے لیکن لوگ نہیں سمجھتے۔ اُس کے مرد ہیں جو محبت الٰہی کی آگ سے گرم ہو گیا اور ہر ایک غافل محروم کے لئے ہلاکت ہے۔ بیان کا سمندر عالم امکان کے اندر ظاہر ہوا ہے لیکن لوگ نہیں جانتے انہوں نے یقین کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا ہے اور وہموں اور گمانوں کو پکڑے بیٹھے ہیں۔ (صفحہ ۷۰)

یہ وہ دن ہے جس میں ہر طرف عاشقوں کی آواز سنائی دیتی ہے۔ وہ مالک میثاق اس بات کی شہادت دیتا ہے۔ جو بڑی شان عظمت کے ساتھ آیا ہے (۷۷)

کہہ دو۔ یہ بڑی خوشی کا دن ہے اور تم بے خبر بنے ہوئے ہو۔ علم کا سمندر تمہاری آنکھوں کے سامنے لہریں مار رہا ہے اور تم دیکھتے نہیں ہو۔ (۷۸)

کہہ دو۔ اے قوم کھڑے ہو جانے کا دن آ گیا ہے اپنی نشستگاہوں سے اٹھ کھڑے ہو۔ اور اپنے علیم و حکیم پروردگار کی تعریف میں تسبیح کی آواز بلند کرو۔ اپنی زندگی کی قسم۔ اگر تو میرے بیان کی خوشبو سونگھ لے اور گوش دل سے میری ندا سن لے تو خدمت امر کیلئے ایسی شان سے کھڑا ہو جائے کہ تمام عالم کے لشکر تجھے نہ روک سکیں اور نہ ان لوگوں کی توپیں تجھے پیچھے ہٹا سکیں جو مالک یوم الدین خدا سے غافل ہو رہے ہیں۔ آواز حق بلند ہو چکی ہے۔ مقررہ ساعت دنیا میں آ چکی ہے

بہاء اللہ اور میرزا۔ مرزا صاحب قادیانی اور مسیح بہاء اللہ ایرانی کی تعلیم کا مقابلہ۔ قیمت ۴ر پتہ منیجر اہلحدیث۔

کشاکش نے والی حالت ظاہر ہوگئی ہے۔ لیکن قوم پر پردے [illegible] ہوئی ہے۔ (۸۸)

میرے بندوں کے درمیان میرے ذکر و ثنا کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور کہہ دو۔ خدا کی قسم مقررہ وقت پورا ہوگیا۔ اور آیات کا نازل کرنے والا نیا امر لے کر آپہنچا ہے۔ وہی تمام آسمانوں اور زمینوں کو نیا کرنے والا ہے مبارک باد اس شخص کے لئے جو پہچانتا ہے اور اس یوم عظیم کی شہادت دیتا ہے (۸۸)

خدمت امر کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو یوم اللہ اور ظہور اللہ کی خبر دو۔ اس حکمت کے ساتھ جسے ہم نے کتاب مبین میں نازل کیا ہے۔ (۸۸)

یوں خداوند رحمٰن کے افق ارادہ سے آفتاب بیان نمودار ہوا ہے۔ لیکن اکثر آدمی ابھی تک سوئے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ خدائی پکار سے بیدار نہیں ہوئے۔ اور آیاتِ الٰہی کی شیرینی نہیں چکھی۔ ہر صاحب بصیرت عارف اس بات کا گواہ ہے (۸۲)

اے روئے زمین کے لوگو! مددگاری اور تبلیغ کا دن آگیا ہے۔ اور طور پر بولنے والا ایسی آیات لیکر ظاہر ہوا ہے جن کے مقابل سب آسمانوں اور زمینوں والے عاجز رہ گئے ہیں۔ (۸۴)

کہہ دو۔ یہ وہ دن ہے جس میں ہر ایک پُر حکمت امر ظاہر ہوا ہے۔ اور یہ وہ دن ہے جس میں مقرب لوگ فائدہ میں رہے اور مشرک لوگ کھلے ہوئے نقصان میں ہیں۔ یہ وہ دن ہے جبکہ خدا زبانِ عظمت سے سب کو اپنی سیدھی راہ کی طرف بلا رہا ہے (۹۶)

آج وہ دن ہے جس میں "میزان" پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ رحمٰن آگیا ہے۔ اور میں ہوں ہر امر میں امتیاز کنندہ باخبر۔ اور اس دن میں "صراط" زور سے کہہ رہی ہے کہ سیدھا راستہ کھل گیا ہے۔ اور اس دن میں تمام ذرات یوں بول رہے ہیں کہ اے زمینو اور آسمانوں کے لوگو! آیات کا نازل کرنے والا آپہنچا ہے اور ایسی شان و شوکت سے آیا ہے کہ تمام جہان کے لشکر اس کے مقابل ٹھہر نہیں سکتے اور نہ اس بڑے امر سے غافل ہونے والوں کا رعب وداب آڑے

آسکتا ہے۔" (مجموعہ اقدس جا تاج) (بہائی میگزین ملتان ۔ اگست ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث یہ ساری عبارت چونکہ بڑی پُر لطف تھی اس لئے ہم نے ساری نقل کر دی ہے۔ اس میں جن سطروں پر ہم نے خط دیا ہے وہ اس ساری عبارت کی روح رواں ہونے کی وجہ سے خصوصاً قابل غور ہیں۔ ناظرین ان سطور کو مکرر پڑھیں اور بہائیوں سے کہیں کہ وہ ہمارے سوالوں کے جوابات پر توجہ کریں۔

نمبر ۱ کیا اس زمانہ میں بجز خدا کے کسی کا ذکر نہیں ہوتا؟ بنارس، اجودھیا، اجمیر، پاکپٹن وغیرہ میں مسیحیوں کے گرجوں میں جاکر دیکھ بھال کر کے جواب دیں۔ وہاں جاکر دیکھیں گے تو آپ کو یقین ہو جائیگا کہ قرآن مجید کی یہ آیت اپنے معنوں میں صحیح ہے۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ ۔

نمبر ۲ خدا کے عاشقوں کی آہ وزاری کی تو نہیں ہاں جیفۂ دنیا کے طالبوں کی ہر طرف سے پکار ہے۔ اعتبار نہ ہو جس شہر میں اسمبلی یا کمیٹی کا الیکشن ہو رہا ہو وہاں جاکر دیکھئے۔ الیکشن کا انتظار بھی نہ کیجئے۔ کچہریوں میں آپ بخوبی دیکھ لیجئے اس جیفۂ دنیا کے لئے کیا کچھ ہو رہا ہے۔ اسکے بعد یورپ کی چالبازیاں، جنگی انتظامات پر بھی غور کر لیجئے گا۔ کیا یہ عاشقان الٰہی کی آوازیں ہیں نہیں جیفہ دنیا کے طالبوں کی۔

نمبر ۳ حکمت سے مراد آپ کی اگر روحانی حکمت ہے تو یہ بالکل واقعہ کے خلاف ہے۔ روحانیات دن بدن مغلوب ہوتی جاتی ہیں جس میں کسی کو شبہ نہیں ہو سکتا۔

نمبر ۴ مقرب لوگ فائدے میں ہیں مشرک لوگ نقصان میں۔ واقعات کے لحاظ سے یہ فقرہ کسی کی سمجھ میں نہ آئیگا [illegible] اگر کہیں تھے ہیں تو اس حالت میں [illegible] نقشہ شیخ سعدیؒ نے اس شعر میں دکھایا ہے ؎

شب چو عقد نماز بر بندم
چہ خورد بامداد فرزندم

معلوم نہیں آپ کی مراد مقرب اور مشرک سے کیا ہے اور فائدہ اور نقصان سے آپ کا کیا مطلب ہے۔

نمبر ۵ آج رحمانیت کی صفت کا ظہور تو نہیں دیکھا ہاں جباریت و قہاریت کے اوصاف کا ظہور بے شک ہو رہا ہے۔ کوئی ہفتہ کوئی دن خالی نہیں جاتا کہ دنیا میں عذاب نازل نہ ہو۔ کہیں بارش کی کثرت کی وجہ سے کہیں کمی کی وجہ سے۔ یہ واقعات سب کے سامنے ہیں۔ جن کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اسی لئے ہماری دعا ہے ؎

ہند کو اس طرح اسلام سے بھر دے اے شاہ
کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

بریلوی مشن

کنوز العارفین بجواب فیوض العارفین

(از مولوی عبداللہ ثانی امرتسری)

اہلحدیث ۲۸ جولائی ۱۹۳۹ء میں یہ سلسلہ یہاں تک پہنچا تھا کہ بریلوی مفتی جی نے اس دعویٰ کے اثبات کے لئے کہ خدا تعالےٰ کائنات عالم میں تصرف کی قدرت اپنے بندوں کو دیدیتا ہے۔ حدیث فکنت سمع الذی یسمع بہ الخ پیش کی تھی۔ جس کا جواب ہم نے حدیث شریف کے آخری حصہ کے الفاظ سے دیا تھا کہ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بندہ مقرب ہو جانے کے بعد بھی خدائی قدرت سے باہر نہیں اور اس کو ذات خود کسی قسم کی قدرت طاقت خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں دی جاتی۔ اور وہ قسمت الٰہی کے سامنے عاجز و درماندہ ہے چنانچہ حدیث کے الفاظ کا ترجمہ خود مفتی جی نے یوں کیا ہے۔

مؤمن کی جان سے بڑھ کر کسی چیز میں مجھے تردد نہیں ہوتا [illegible] موت [illegible] ناخوش ہوں اور موت اسکے لئے ضروری ہے۔

ahmadimuslim.de

(فیوض العارفین ص۲۷)
یہ الفاظ صاف بتلا رہے ہیں کہ مؤمن مقرب بارگاہ الٰہی بھی خدا کی قدرت کے سامنے اسی طرح عاجز ہے جس طرح باقی سارا جہان۔ پس یہ حدیث بھی مفتی صاحب کی موید نہیں۔ بلکہ ان کے مدعا کے خلاف ہے۔

اس کے بعد مفتی جی نہائت ہی اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں۔ اور الف لیلا کی کہانیوں سے اپنے دعویٰ کو ثابت کرنا چاہتے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اس فقیر نے شیخ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض نواسوں سے سنا کہ شیخ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم اور متقی اور پرہیزگار تھے۔ اور جلال الدین اکبر بادشاہ آپ کی بڑی عظمت اور عزت اور توقیر کرتا تھا اور جب بادشاہ نے بے دینی اختیار کر لی تو وہ الفت اور محبت کا تعلق بھی منقطع ہو گیا۔ اور دونوں طرف سے نفرت پیدا ہو گئی۔ اور کچھ مدت کے بعد بادشاہ کو چتوڑ کی مہم اور مشکل پیش آئی۔ اور متواتر اور پے در پے اس طرف فوجیں روانہ کیں مگر فتح حاصل نہ ہوئی۔ ×× اس اثنا میں ایک رات حضرت امام ناصر الدین شہید ابن امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مزار کے اعتکاف کرنے والوں میں سے ایک شخص نے بیداری میں دیکھا کہ ایک سردار اور ایک جماعت مسلح باآلات جنگ آئے ہیں۔ اور ان کے پاس ایک مشعل روشن بھی تھی۔ اس مزار شریف کے قبہ میں داخل ہو گئے۔ اس معتکف نے گمان کیا کہ مسافر ہیں۔ زیارت کے ارادہ سے آئے ہونگے وہ معتکف پاس گیا اور دیکھا کہ وہ سردار قبر میں داخل ہو گیا۔ اور اس جماعت سے ہر ایک قبر میں داخل ہونے لگا۔ اس معتکف نے اس جماعت میں سے ایک سے پوچھا کہ یہ سردار اور لوگ کون ہیں۔ کہا حضرت امام رضی اللہ عنہ ہیں۔ شہیدوں کی جماعت کے ساتھ پھر پوچھا کہ یہ کہاں گئے تھے اور انہوں نے کیا کیا تھا۔ چتوڑ کے فتح کرنے کے لئے گئے تھے۔ اور اس کو فلاں وقت میں فلاں برج کی طرف سے اس طرح فتح بھی کر آئے۔

شیخ عبد الغنی نے جب اس عجیب و غریب واقعہ پر اطلاع پائی تو بادشاہ کو فتح کی بشارت اور تمام کیفیت فتح کے واقعات پہنچا دیئے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد فتح چتوڑ کی صورت اسی طریقہ سے بے کم و کاست کے پہنچی۔ بادشاہ نے بارہ گاؤں انعام کے طور پر حضرت امام کے مزار کے نام وقف کر کے شیخ عبد الغنی کے حوالہ کر دیئے۔"

(فیوض العارفین ص۱۵/۱۶)

(۲) ایک شخص ملک عرب میں سخاوت کرنے میں مشہور تھا قضائے الٰہی سے وہ مر گیا۔ چند آدمی سفر سے آئے اور وہ بھوکے تھے۔ اس سخی مرد کی قبر کے پاس اتر پڑے اور بھوک کی حالت میں سو گئے۔ ان میں سے ایک آدمی کے پاس ایک اونٹ تھا۔ اس نے اس سخی مردے کو خواب میں دیکھا کہ اس مردے نے کہا تو اس اونٹ کو میرے عمدہ اونٹ کے عوض بیچتا ہے۔ اس آدمی نے خواب کی حالت میں کہا بیچتا ہوں اور اس سخی عرب سے ایک عمدہ اونٹ اس کے وارثوں کے پاس باقی رہا ہوا تھا۔ اسکو اس آدمی سے بیچ لیا۔ اور اس مردہ عرب نے اس آدمی کے اونٹ کو ذبح کر ڈالا۔ جب یہ لوگ خواب سے بیدار ہوئے۔ اونٹ کو ذبح کیا ہوا دیکھا۔ پھر کیا تھا۔ دیگ چڑھائی پکایا اور کھایا جب واپس آئے تو ایک قافلہ ان کے پاس آیا اور قافلہ والوں میں سے ایک شخص اس اونٹ والے کو اس کا نام لے کر پکارتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تو نے کوئی عمدہ اونٹ فلاں مردہ سے خریدا ہے۔ اس نے کہا خریدا تو ہے لیکن خواب میں اور خواب کا واقعہ کہہ سنایا۔ اس نے کہا کہ یہ عمدہ اونٹ لے لو کہ میں نے بھی اس سخی مردہ کو خواب میں دیکھا ہے۔ اور اس نے کہا کہ اگر تو میرا بیٹا ہے تو یہ عمدہ اونٹ فلاں شخص کو دیدے۔" (رسالہ مذکور ص۱۷)

اس کے بعد بطور نتیجہ تحریر فرماتے ہیں:۔
"دیکھئے بادشاہ کو اور ان بھوکوں کو بزرگان دین قبروں والوں سے کس قدر مدد ملی ہے۔ اور اس قسم کے سینکڑوں واقعات عرفاء کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ جن کے تحریر کرنے کی گنجائش نہیں ورنہ اس مختصر جواب کا ایک بہت بڑا دفتر تیار ہو جائے۔ صرف نمونہ کے طور سے یہ تھوڑا سا تحریر کیا گیا۔" (رسالہ مذکور ص۱۸)

بس بس مفتی صاحب یہیں بند کیجئے۔ مسلمان تحقیق پسند قوم ہے۔ یہ رامائن کی کہانیاں سننے کے لئے تیار نہیں۔ یہ باتیں منوانے کا شوق ہو تو کسی مندر میں جا اور سناتن دھرم عقائد کے لوگوں کو سنائیے۔ اہل سنت عقیدہ کے لوگ بے ثبوت باتیں سن کر آپ کے علم اور فتوے پر ہنسی اڑائیں گے۔

ہم کو منوانا ہو تو فرمان الٰہی یا فرمان خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم پیش کیجئے۔ پھر دیکھئے عاشقان رسول کی گردنیں کس طرح خم ہو جاتی ہیں۔ اس کے سوا کسی کا قول ہو وہ محض لاشئے ہے۔ جب تک اس کا اصل کتاب اللہ (احکام الٰہی) میں نہ ہو۔ سنئے!

ما اہل حدیثیم دغا را نشناسیم
با قول نبی چون و چرا را نشناسیم

اس سوال کے جواب کے خاتمہ پر شاہ عبد العزیز قدس سرہٗ کی ایک عبارت فتاویٰ عزیزیہ کے حوالہ سے درج کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ شاہ صاحب سے سوال ہوا کہ صاحب قبر کامل سے استمداد کا کیا طریق ہے۔ اس کے جواب میں شاہ صاحب نے لکھا ہے۔ شاہ صاحب کی فارسی عبارت کا ترجمہ مفتی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

"جو لوگ کہ ان کا کمال معلوم نہیں ہے اور مشہور اور معروف بھی نہیں ہوا ہے تو ان کے کمال کے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اول سورہ فاتحہ پڑھے اور درود شریف اور سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ اس کے بعد اپنے دل کو صاحب قبر کے سینہ کے

مقابل کرے۔ اس حالت میں دل کے اندر اگر راحت اور تسکین یا کوئی روشنی معلوم کرے تو سمجھ لے کہ یہ صاحب قبر اہل کمال اور اہل باطن میں سے ہے۔ لیکن استمداد مشہور بزرگوں سے کرنی چاہئے؛ (فیوض العارفین صفحہ ۱)

(باقی باقی)

معیار الالہام

معروف بہ

کیا وید الہامی ہیں

(از مقصود حسن صاحب حنیف چتروید ی۔ متوطن روڑکی)

انسان کو نجات حاصل کرنے کے لئے خدائی یا الہامی مذہب کی پیروی لازم ہے اور اس غرض سے ضرور ہے کہ دنیا کی اون مختلف کتابوں کی جانچ پڑتال کی جاوے۔ جن کو اہل مذاہب الہامی بتلاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے سب سے پہلے ویدوں کا نام آتا ہے۔ جن کو ہمارے ملک میں عام طور پر دنیا کی سب سے پہلی اور سب سے برتر خدائی کتاب کہا جاتا ہے اس مضمون میں ہم ویدوں کے الہامی ہونے کی جانچ کریں گے اور خود پیروان وید کے مقرر کردہ اصول اور کسوٹیوں سے۔

واضح ہو کہ جو کتابیں پیروان وید کی ہم نے پڑھی ہیں اون سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اون کے نزدیک الہام کے چار بڑے معیار ہیں۔ اول یہ کہ الہامی کتاب دنیا کے آغاز سے ہو اور اس میں کسی دوسری کتاب کا حوالہ، دنیا کے اشخاص کے قصے کہانیاں نہ ہوں کیونکہ ظاہر ہے کہ اگر اوس میں دیگر کتب کے حوالے، اور اشخاص کے تذکرے ہوں گے تو وہ کتاب اور اشخاص اس کتاب سے قدیم تر ہونگے۔ دوم یہ کہ اوسمیں اہنسا کو پرم دھرم بتلایا ہو یعنی کسی ذی روح کو نہ مارنا اور نہ تکلیف دینا ہی انسان کا سب سے پہلا فرض بتلایا گیا ہو اور گوشت خوری سے بچنے کے اس میں تاکیدی احکام ہوں۔ تیسرے یہ کہ اس میں اخلاق کی تعلیم بہت بلند ہو۔ اور سب سے آخر لیکن نہائت اہم معیار یہ کہ جب انسان دنیا کی زندگی اور اس کے پھندوں سے چھوٹ کر نجات کا مستحق ہو جائے تو نجات یافتہ زندگی کو وہ الہامی کتاب دنیا کی زندگی سے نہائت اعلیٰ اور ارفع بتلاتی ہو اور نجات یافتگان کو وہ کسی ایسے بہشت یا سورگ میں لاکر داخل نہ کرتی ہو۔ جہاں حوروں اور غلمانوں کا جمگھٹا رہتا ہو۔ برعکس اسکے وہ نجات یافتہ زندگی کو سراسر روحانی اور بغایت پاکیزہ بتلاتی ہو۔

ہم کو سر دست اس امر سے بحث نہیں ہے کہ الہام کے یہ معیار بذات خود کہاں تک صحیح یا غلط ہیں۔ ہم کو تو اتنا دیکھنا ہے کہ وید ان کسوٹیوں پر پورے اترتے ہیں یا نہیں۔ اگر پورے نہیں اترتے اور یقیناً ایسا ہی ہے، جیسا کہ ابھی ثابت ہوا جاتا ہے تو پیروان وید کے لئے ضرور ہے کہ ویدوں کو چھوڑ کر کسی دوسری الہامی کتاب کی تلاش کریں۔ اب ہم ان کسوٹیوں کو ایک ایک کر کے لیتے اور وید منتروں کو ان پر کس کر دیکھتے ہیں۔

پہلی کسوٹی۔ قدامت

اگر الہامی کتاب کا آغاز کائنات سے ہونا شرط اولیں ہے تو یقیناً وید اس معیار پر پورے نہیں اترتے ویدوں میں بار بار قدیم زمانہ اور قدیم رشیوں کا ذکر آیا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ویدوں میں قدیم تر کتابوں کے حوالے بھی پائے جاتے ہیں۔ اتھروید کے پندرھویں کانڈ میں جو چند صفحات کا ایک چھوٹا سا کانڈ ہے ورا تیہ (بریا پلاتیہ) نام کسی رشتے جوگی کا سفرنامہ مندرج ہے۔ دوران سفر کے بیان میں اسی جوگی کی لائبریری کا ذکر بھی آیا ہے۔ جوگی کو براتیہ اس لئے کہا گیا ہے کہ مشتاقان زیارت برات کی طرح اوس کے پیچھے پیچھے چلتے تھے۔ لائبریری کی نسبت وید میں لکھا ہے کہ وہ بھی جوگی کے پیچھے پیچھے چلتی یعنی ساتھ ساتھ رہتی تھی اور اس میں تاریخی کتابیں پران یعنی قدیم مذہبی کتابیں، غزلیات کے دیوان اور شاہنامے موجود تھے چنانچہ مذکورہ بالا کانڈ کے چھٹویں سوکت یعنی گیت کا گیارھواں منتر یعنی شعر حسب ذیل ہے:۔

इतिहास تواریخ کی کتابیں च اور च
पुराणाम نیز پران च اور गाथा
नाराशंसी گانے کی کتابیں च اور
अनु بہادروں کی داستانیں اوس جوگی کے
अनुचलन پیچھے پیچھے چلیں۔

وید میں اور بھی کئی جگہ پرانوں کا ذکر آیا ہے۔ اور ان فقروں سے وید کے قدیم ترین کتاب ہونے کا دعویٰ سراسر باطل ثابت ہوتا ہے۔

دوسری کسوٹی۔ اہنسا

اہنسا کے لغوی معنے کسی ذی روح کو تکلیف نہ پہنچانے کے ہیں۔ گوشت خوری کا ترک بھی اہنسا میں شامل سمجھا جاتا ہے اور مہاتما گاندھی سے پوچھئے تو جدال و قتال سے پرہیز بھی اہنسا کا جزو اعظم ہے۔ ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ایسی اہنسا کی تعلیم وید میں نہیں ہے۔ اہنسا پرمو دھرمے جو مشہور ہے یہ جملہ وید میں کسی جگہ نہیں پایا جاتا۔ ویدوں میں تو سخت خون ریز لڑائیاں لڑنے کی تعلیم بھی ہے اور جانوروں کو مار کر ان کا گوشت کھا جانا بھی لکھا ہے۔

ہندوستان کے قدیم باشندوں سے جن کو وید میں داسی یعنی غلام کہا گیا ہے۔ آریوں کے راجہ اندر کی ایک شدید جنگ کا حال اتھروید کانڈ ۸۔ سوکت ۸۔ منتر ۲ میں مرقوم ہے۔ اس جنگ میں آریوں نے کس قدر قتل عام اور خون ریزی کی تھی۔ اوس کا ذکر خود وید ہی کے الفاظ میں سنئے۔ لکھا ہے:۔

[illegible] طاقت ور اندر نے [illegible]
[illegible] داسیوں کو [illegible] تہ تیغ [illegible]
گھیر کر [illegible] (اوس نہال یا ہتھیار) سے

ویدوں کو غیر الہامی ثابت کیا ہے (۸۴۰)

धनाम سو (دشمن) सहस्राणि ہزار
पुरूणि دس ہزار अर्बुदाणि ایک ارب
قتل کئے۔ निजघान

یہی راجہ اندر جو وید کا سب سے بڑا دیوتا ہے گوشت کھانے کا بہت شوقین تھا۔ وید میں لکھا ہے کہ تین تین سو جانور ذبح ہو کر اس کے دسترخوان پر آتے تھے۔ بیل کا گوشت اس دیوتا کی خاص مرغوب غذا تھی۔ یہ دیوتا رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۸۶ منتر ۱۴ میں خود اپنے پجاریوں کی تعریف اس طرح کرتا ہے۔

पञ्चदश پندرہ विंशतिम بیس
उक्षा: بیلوں کو साकम ایک ساتھ
हि ہی मे میرے لئے पचन्ति (میرے پجاری)
پکاتے ہیں۔ उत اور पीव میں
ادن کی چکنائی کو इत ہی पद्भन کھاتا ہوں
मे میری उभा دونوں कुक्षी
کوکھوں کو पृणन्ति وے بھرتے ہیں۔

ویدوں میں گائے بیل کی قربانی کا حکم آیا ہے۔ اتھروید کانڈ ۹۔ سوکت ۴ کے بارھویں منتر میں قربانی شدہ بیل کے اعضا کی تقسیم کے متعلق یوں لکھا ہے۔

पार्श्वे اوس کی دونوں کوکھیں अनुमत्या
انومتی دیوی کی आस्ताम ہیں अनुवृजौ
دونوں پسلیاں भगस्य بھگ یعنی سورج دیوتا
کی आस्ताम ہیں۔ अष्ठीवन्तौ دونوں
گھٹنوں کے لئے मित्र: مترا دیوتا نے इति
یوں अब्रवीत کہا کہ یہ دونوں एतौ
मम میرے केवलौ اکیلے ہی کے
لئے ہیں۔

اسی طرح قربانی کی گائے سے اتھروید کانڈ ۱۰۔ سوکت ۹ کے ساتویں منتر میں اس طرح خطاب ہوا ہے۔

देवि اے دیوی یعنی گائے جو ते تیرے शमितार: ذبح کرنے والے ہیں ये اور
पक्तार: تیرے ते لوگ जना: جو ये
پکانے والے ہیں وے ते सर्वे سب त्वा

تیری (چوروغیرہ سے) गोपयन्ति حفاظت کریں۔ शतौदने اے سو جھلائیوں والی ऋत्विज: ان سے मा مت भैषी: ڈر

اتھروید (کانڈ ۹۔ سوکت ۶۔ منتر ۳۹) میں یہ بھی لکھا ہے کہ گائے کا دودھ اور گوشت نہایت لطیف اور لذیذ چیزیں ہیں اور عزیز مہمانوں کی انہیں چیزوں سے خاطر تواضع کرنی چاہئے۔ وید کے الفاظ یہ ہیں۔

वा اور ऊ ضرور وہ چیزیں स्वादीय
مزے دار ہوتی ہیں جو यत अधिगवम
گائے سے ملتی ہیں क्षीरम اوس کا دودھ वा
اور मांसम گوشت वा بھی तत ان دونوں
स्वयं ہی کو न (میزبان خود) نہیں अश्नीयात
کھاوے (بلکہ مہمان کو کھلاوے)

یہی وجہ ہے کہ قدیم ہندوستان میں مہمان کی آمد پر گھر کی گائے ذبح کی جاتی تھی۔ اور اسی باعث سے سنسکرت میں مہمان کو گوگھن गोघ्न یعنی گاؤ کش کہتے ہیں۔

تیسری کسوٹی۔ اخلاق

پیروان وید نے الہام کی جانچ پڑتال کے لئے جو معیار مقرر کر رکھے ہیں۔ اون میں یہ سب سے زیادہ عمدہ اور صحیح ہے۔ لیکن ہم کو افسوس اور نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہی وہ معیار ہے جس پر پورا اترنا ویدوں کے لئے سخت دشوار ہے۔ ذیل میں ہم چند منتر نقل کرتے ہیں۔ جن سے ویدوں کی اخلاقی تعلیم پر کچھ روشنی پڑ سکتی ہے۔

یجروید ادھیائے ۱۶ میں رودر دیوتا یعنی مہادیو جی کی تعریف کی گئی ہے۔ اس ادھیائے کے منتر ۲۱ میں مہادیو جی کو ان الفاظ میں نمسکار کیا گیا ہے۔

वञ्चते ٹھگنے والے کے لئے परिवञ्चते
ہر طرح سے ٹھگنے والے کے لئے नम: نمسکار (تعظیم)
ہو۔ स्तायूनाम چوروں کے पतये
مالک کے لئے नम: نمسکار ہو नम: نمسکار ہو

اتھروید کانڈ ۶۔ سوکت ۱۱۹ منتر ۳ میں ایک مقروض اور اخلاقی پایہ سے گرے ہوئے شخص کو

یہ دعا تعلیم کی گئی ہے۔
देवा: اے دیوتاؤ यस्मै جس کا अहम्
میں مقروض ہوں यस्य جس کی जायाम
بی بی سے उपेमि میں قربت کروں یم
(۸۵۱ अभि एमि جس کے پاس مانگتا ہوا याचमान:
میں پہنچوں ते وے لوگ मत मुझ سے
उत्तरम بڑھ کر वाचम بات मा نہ
बादिषु: بولیں۔

اسی اتھروید کانڈ ۱۴۔ سوکت ۲۔ منتر ۱۴ میں لکھا ہے۔

आत्मन्वती آتما یعنی خواہش والی
इयम یہ नारी عورت आगन آئی
है جو کھیت کے مانند ہے उर्वरा तस्याम
اوس میں اے لوگو नर: یہاں अस्याम
बीजम بیج वपत بوؤ۔

اس منتر میں یہ امر غور کے لائق ہے کہ مونث کیلئے واحد کا صیغہ ہے اور مذکر کے لئے جمع کا صیغہ لائے ہیں یہی حال اسی کانڈ ۱۴۔ سوکت ۲ منتر ۳۸ کا ہے جس میں عورت کی اس طرح تعریف کی گئی ہے۔

या جو उशती خواہش کرتی ہوئی न:
ہمارے لئے ऊरू جانگھوں کو विश्रयाति
پسار دے۔ यस्याम جس میں उशन्त:
خواہش کرتے ہوئے ہم (صیغہ جمع) शेप: شیپ
کو प्रहरेम ڈالیں۔

یہ منتر رگ وید میں بھی آیا ہے۔ یعنی رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۸۵ کا یہ ۳۷ واں منتر بھی ہے۔

لفظ شیپ یہ وید کے ایک رشی کا نام بھی ہے چاروں ویدوں میں آٹھ سو باسٹھ رشی اور دیوتاؤں کا بیان ہے۔ جس کی ایک مکمل فہرست لاہور کے پنڈت پریہ رتن نے اپنی اوس کتاب کے شروع میں دی ہے جس کا نام ہے "ویدوں میں اتہاس نہیں"۔ اس فہرست میں शेप: رشی کا نمبر ۳۲۵ واں ہے۔

اسی طرح اس لفظ शेप: کے مرکبات بھی ویدک رشیوں کے نام کے طور پہ آئے ہیں۔ مثلاً

ahmadimuslim.de

ایک رشی کا نام ہے "شنہ شیپہ"۔ جس میں لفظ شنہ کے معنے ہیں کتا۔ شنہ شیپہ نہایت مشہور رشی ہوا ہے [ ] ویدوں کے متعدد گیتوں کا مصنف خیال کیا جاتا ہے۔ وید کے ایک اور مشہور رشی کا نام ہے "پروچھیپہ" یہ بھی متعدد گیتوں کا مصنف ہے۔ یہ دونوں نام فہرست مذکور میں ص ۳۲۳ اور ص ۱۶۵ پر درج ہیں۔

اتھروانگرہ رشی پر اتھروید کا الہام ہونا مانا جاتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اتھروید کانڈ ۶۔ سوکت ۱۰۱ کی پیشانی پر اس رشی کا نام ان الفاظ میں لکھا ہوا ہے "شیپہ پرتھن کامو اتھروانگرہ رشی" یعنی عضو خاص کی بالیدگی کا خواہشمند اتھروانگرہ رشی ہے۔

ویدک دیوتاؤں کا درجہ بھی اخلاقی حیثیت سے بہت کچھ اعلیٰ اور ارفع نہیں ہے۔ اندر دیوتا وید کے سب دیوتاؤں میں بڑا مانا جاتا ہے۔ لیکن اتھروید کانڈ ۷ سوکت ۳۸ کے دوسرے منتر سے اس دیوتا کا اسوری قوم کی ایک عورت کے گھر جانا معلوم ہوتا ہے۔ ورن دیوتا بھی وید کا ایک عظیم الشان دیوتا ہے۔ اس کی نسبت اتھروید کانڈ ۴۔ سوکت ۴ کے پہلے منتر میں لکھا ہے کہ اس کی قوت مردمی زائل ہو گئی تھی۔ گندھرو بھی ویدوں کے مشہور دیوتا ہیں۔ بدعمالی کے باعث ان کا سزایاب ہونا اتھروید کانڈ ۴۔ سوکت ۳۷۔ منتر ۷ میں مذکور ہے۔

یہ حوالے اتھروید کے ہیں۔ کچھ حوالے رگ وید کے بھی سنئے۔ رگ وید منڈل ۶۔ سوکت ۵۵ منتر ۴ و ۵ میں پوشن دیوتا کو جو اندر دیوتا کا بھائی ہے ماں کا خاوند اور بہن کا یار لکھا ہے۔ اسی طرح منڈل ۱۰۔ سوکت ۶۱ کے منتر ۵ تا ۹ میں ایک دیوتا کا اپنی دختر سے صحبت کرنا بہ تفصیل لکھا ہے اور یہی مضمون منڈل ۱۔ سوکت ۱۶۴ منتر ۳۳ میں۔ اور منڈل ۵۔ سوکت ۴۲ منتر ۱۳ میں اجمالاً آیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ دیوتا جاندار نہیں بلکہ بے جان مظاہر قدرت ہیں۔ اگر اس عذر کو مان بھی لیا جائے تو بھی یہ سوال باقی رہتا ہے۔ آخر ان گستاخانہ تشبیہات کو لانے کی سرے سے ضرورت ہی کیا تھی۔

الغرض اس تیسری کسوٹی پر تو وید ہرگز ہرگز پورے نہیں اتر سکتے۔

چوتھی کسوٹی نجات

حیات بعد الممات کا نقشہ جو ویدوں میں کھینچا گیا ہے وہ بھی موجودہ زمانہ کے آریوں کے خیال کے مطابق نہیں ہے۔ روح کے آواگون کا ذکر تو ویدوں میں کہیں ہے ہی نہیں۔ ہاں بہشت اور دوزخ کا وجود پایا جاتا ہے اور اسی طرح سے جس طرح دیگر مذاہب میں ہے چنانچہ ویدک بہشت میں بھی دودھ، دہی، شہد اور شراب کی نہریں اور حور و غلمان سبھی کچھ موجود ہیں۔ صرف اصطلاحات کا فرق ہے۔ حور نہ سہی اپسرا سہی۔ غلمان نہ کہا گندھرو کہہ دیا۔ بات وہی ہے۔

دودھ اور شہد کی نہروں اور بہشت کے پھل پھولوں کا بیان اگر دیکھنا ہو تو اتھروید کانڈ ۴۔ سوکت ۳۴ ملاحظہ فرماویں۔ اس سوکت کے دوسرے منتر میں حوروں کا ذکر بھی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :-

एषाम اون کے (یعنی نیکوکار مرنے والوں کے)
शिश्नम عضو خاص کو जातवेदा
अگنی دیوتا (چتا پر) न نہیں प्रदहति
جلاتا ہے स्वर्गे بہشت کے लोके طبقہ
میں एषाम اون کے لئے बहु بہت سی
स्त्रैणम عورتیں ہیں۔

سردست اسی مختصر مضمون پر اکتفا کیا جاتا ہے ہم نے ان چاروں معیاروں کے متعلق علیحدہ علیحدہ مستقل رسالے بھی لکھے ہیں۔ جو پھر کبھی ہدیہ ناظرین کئے جاویں گے۔

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب۔ جس میں خود وید منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے حیاسوز منتروں کی موجودگی میں وید ہرگز الہامی نہیں ہو سکتے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۸ر۔ رعایتی ۵ر
ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

مولوی محمد بشیر محدث سہسوانی پر اعتراض

مولانا محمد بشیر محدث سہسوانی کا رسالہ "القول المحمود فی رد جواز السود" دوبارہ دہلی سے شائع ہوا ہے۔ اس پر دو اعتراض ہیں۔ ایک یہ کہ لفظ "سود" فارسی ہے۔ اس پر ال داخل کر کے عربی ترکیب بنانا غلط ہے۔ چونکہ سود کے ہم معنی الفاظ "ربح" و "ربوا" موجود ہیں۔ اس وجہ سے معرب بھی نہیں کہہ سکتے۔

دوسرا یہ کہ "فی رد" غلط ہے "علی" ہونا چاہئے تھا یعنی فی الرد علیٰ من جوز السود۔ اس لئے کہ رد کا صلہ علیٰ کے ساتھ آتا ہے۔

جواب اول یہ ہے کہ مولانا مرحوم کا یہ ایک وعظ تھا۔ جس کو طلبہ نے قلمبند کر لیا تھا اور وہ وعظ بصورت رسالہ شائع ہوا تو کسی طالب علم نے یہ نام رکھ دیا۔ اس کی ترکیب چراغ الدین وچنن الدین جیسی ہو گئی۔ علامہ ممدوح نے کوئی نام نہیں رکھا۔

دوم یہ کہ مولوی عبدالحی لکھنوی مرحوم سے اور مولانا مرحوم سے جو مباحثہ ہوا تھا۔ اس میں مولانا لکھنوی صاحب پر خود علامہ موصوف نے یہی اعتراض کیا ہے ایسی صورت میں علامہ کے قلم سے ایسی غلط ترکیب نکلنا ناممکنات بلکہ محالات سے ہے۔

علامہ محدث مرحوم بہت بڑے ادیب تھے چنانچہ شیخ دحلان پر عربیت و ادبیت کے اعتراض مرحوم نے فرمائے تھے۔ جن کا جواب نہ تھا اور اعتراض بجائے خود درست رہے۔

تیسرے میں نے بعض لوگوں سے یہ بھی سنا کہ "جواز السود" میرٹھی کے رسالہ کا نام تھا۔

بہرحال مولانا مرحوم کی جانب بدظنی نہ کرنا چاہئے واللہ اعلم! (اقتدار احمد سہسوانی۔ علیگڈھ)

معقولات حنفیہ

فقہ حنفیہ کے سات مشہور مسائل کو قرآن اور حدیث کے خلاف ثابت کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲ر
منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

ابطال الہام وید۔ وید منتروں سے ثابت کیا ہے کہ وید ہرگز الہامی نہیں۔ قیمت ۶ر (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ۲۲۳} زید اپنی عورت ہندہ کو کہتا ہے کہ تو میرے کام کی نہیں میرے گھر سے نکل جا اور زبردستی پکڑ کر نکال بھی دیا ہے۔ اس سے پہلے بھی کبھی صلح کبھی تنازع رکھتا تھا۔ تقریبًا دس روز کے ہندہ گاؤں سسرال میں کسی بیگانے گھر مقیم رہی۔ اسی عرصہ میں زید نے کسی کی معرفت دو کارڈ ہندہ کے باپ بکر کو بھجوائے۔ جن کا ماحصل یہ ہے کہ اپنی بیٹی کو لے جاؤ اور اس عرصہ میں صلح کی بات کوئی بھی ہندہ سے نہیں کی بلکہ چھوڑنے کی باتیں کرتا رہا۔ گیارھویں روز جب اس کا بھائی عمرو ہندہ کو لینے آیا تو پھر کہا کہ تم نے میرے گھر آج کے بعد بالکل نہیں آنا ہوگا۔ بلکہ جب عمرو اپنی بہن ہندہ کو اپنے گھر لے جانے لگا تو جو چادر ہندہ پر پردہ والی تھی وہ بھی جبرًا لے لی۔ ہندہ کے میکے آنے کے بعد اس کا بھائی خالد اور ایک دوسرا شخص مسمی غلام محمد زید کے پاس جاتے ہیں اور رضامندی کی باتیں کرنے لگے تو زید جواب دیتا ہے کہ میں آج سے ڈیڑھ سال پہلے ہی طلاق دینی چاہتا تھا اور ضرور دیدیتا پر بعض معذوریوں کی وجہ سے پہلے نہ دے سکا۔ اب دریافت طلب ہے کہ ایسے کلمات سے شرع کی رو سے طلاق واقع ہو سکتی ہے کہ نہیں۔ (غلام محمد خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۰۵۸)

ج ۲۲۳} خاوند کا کہنا کہ تو میرے کام کی نہیں چلی جا۔ طلاق ہے۔ عورت عدت گزار کر نکاح ثانی کر سکتی ہے۔

س ۲۲۴} غلام غوث یا غلام جیلانی یا کریم بخش رحیم بخش، غلام قادر اس قسم کے نام رکھنا جائز ہے؟ (محمد عبداللہ اہلحدیث نمبر ۲۳۰۴)

ج ۲۲۴} کریم بخش رحیم بخش اچھے نام ہیں غوث کا ترجمہ ہے فریاد رس۔ چونکہ ایسے نام رکھنے والے غوث سے مراد پیر عبدالقادر جیلانی کی ذات لیتے ہیں۔ اس لئے یہ نام درست نہیں ہے۔ غلام قادر میں قادر سے مراد خدا ہے اور غلام سے مخاطب بندہ ہے یعنی قادر کا بندہ۔ مگر اس لحاظ سے غلام حیدر کہنا بھی غیر صحیح ہے۔ اس لئے ایسے ناموں سے بچنا بہتر ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے آیت فلما تغشٰها سے استنباط کر کے حاشیہ پر ایسے ناموں کا رکھنا منع لکھا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۲۵} اذان ہوتی ہو اور کوئی شخص آئے اور سلام کرے تو کیا سلام کر سکتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۵} اذان ہوتے ہوئے سلام کہنا کسی حدیث میں منع نہیں ہے۔

س ۲۲۶} فرض نماز ہوتی ہو اور کوئی شخص مسجد میں آئے اور سلام کرے تو کر سکتا ہے۔ مثلاً چار پانچ آدمی وضو کرتے ہوں اور ایک طرف جماعت ہو رہی ہو اس حالت میں کیا سلام کر سکتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۶} حالت نماز میں سلام کرنا جائز ہے صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے آنحضرت ہاتھ سے اشارہ کرتے۔ جواب نہ دینے کی وجہ پوچھنے پر فرمایا۔ ان فی الصلوٰۃ لشغلا مگر سلام کرنے کو منع نہیں فرمایا۔ اللہ اعلم!

س ۲۲۷} فرض نماز کے بعد سلام کے فورًا ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا چاہیئے یا کچھ دیر کے بعد۔ یا نہ مانگے تو کیا حرج ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۷} فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جلدی ہو یا دیر سے جائز ہے۔ سنت مؤکدہ نہیں نہ مانگے تو بھی حرج نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۲۲۸} فرضی نماز کی دو رکعت میں ایک رکوع قرآن پڑھے تو پڑھ سکتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۸} پڑھ سکتا ہے، بقولہ تعالیٰ فاقرؤا ماتیسر من القرآن۔

س ۲۲۹} تراویح میں سننے والا قرآن شریف سامنے رکھ کر سننے [illegible] سکتا ہے۔ سننے والا بھی جماعت میں شامل ہے اور نماز میں قرآن شریف کے ورق الٹنا ہے تو کیا بے جا حرکت نہیں ہوتی؟

ج ۲۲۹} صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام مروق تھا وہ قرآن مجید سامنے رکھ کر تراویح پڑھایا کرتا تھا۔ یہ ایک واقعہ ہے۔ جو چاہے عمل کرے۔ جس کو اطمینان نہ ہو اسے اختیار ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۳۰} نماز تراویح میں جب سورہ ختم ہو تو بسم اللہ زور سے پڑھے یا آہستہ؟

ج ۲۳۰} سورہ ختم پر بسم اللہ پڑھنے کے کوئی معنی نہیں۔ سورہ کے شروع میں بسم اللہ پڑھی جاتی ہے جو آہستہ بھی جائز ہے۔ جہری نمازوں میں بلند آواز سے پڑھنی بھی جائز ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۳۱} صبح صادق سے پہلے اذان دے سکتا ہے یا نہیں؟

ج ۲۳۱} نماز صبح کی اذان صبح صادق سے پہلے جائز نہیں ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۳۲} فرض نماز یا اس کے علاوہ کوئی بھی نماز ہو ہر وقت یا روزمرہ قصدًا سر کھلا رکھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور ٹوپی موجود ہوتے ہوئے سامنے رکھ کر کھلے سر نماز پڑھ سکتا ہے یا مجبوری کے وقت ایسا کرنے کا ہے؟

ج ۲۳۲} ننگے سر نماز جائز ہے مگر افضل یہی ہے کہ سر ڈھانپ کر پڑھے۔ لقولہ تعالیٰ خذوا زینتکم عند کل مسجد الایہ۔

س ۲۳۳} ایک شخص نے اپنی عورت کو ایک ہی ساتھ تین طلاق دیدیں اور چھ یا آٹھ ماہ گزر گئے طلاق کو تو وہ عورت اس کے نکاح میں رہی حالانکہ نان نفقہ آٹھ ماہ کا ادا نہیں کیا اور پھر وہ رکھنا چاہتا ہے تو وہ رکھ سکتا ہے۔ ایک طلاق دیکر پھر اس کی خبر نہیں لی۔ اب اس کو رکھنا چاہتا ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۲۳۳} ایک ہی وقت میں تین طلاقیں ایک طلاق رجعی کے حکم میں ہیں۔ طلاق رجعی عدت گزر جانے کے بعد بائنہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے صورت مسئولہ میں نکاح جدید سے اپنی بیوی کو آباد کر سکتا ہے۔ اللہ اعلم!

متفرقات

اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت کیلئے ہر خریدار اہلحدیث کا عموماً اور معاونین کرام کا خصوصاً تبلیغی فرض ہے۔

دعاء صحت میرے مخلص دوست ڈاکٹر شفاعت احمد صاحب مقیم کیور تھلہ بہت بیمار ہیں۔ ناظرین دعا کریں۔ اللھم اشفہ بشفائک وعافہ بفضلک۔ (ابوالوفاء)

تردید تحریک خاکساری کے متعلق جو سلسلہ مضامین اہلحدیث میں ۳۰ جون سے جاری ہے۔ جب اعلان علیحدہ بصورت رسالہ شائع کرنے کے لئے اسکی کتابت شروع کرادی گئی ہے۔ شائقین سوالات مندرجہ صدر اخبار ہذا کے جواب جلد ارسال فرمائیں۔

آمدہ از ایس عبدالرحمن صاحب پشاور ۵؎

ضرورت مدرس مدرسہ جھومپرہ ریاست کیونجھر کے لئے ایک ایسے مدرس کی ضرورت ہے جو M.V یا M E پاس کے علاوہ ٹرینڈ بھی ہو۔ ناگری ہندی جاننے کے علاوہ تعلیمی تجربہ بھی ہو۔ تنخواہ خشک مبلغ پندرہ روپے ماہوار کے علاوہ رہنے کا مکان مفت ملیگا۔ درخواستیں مع نقول اسناد سیکرٹری صاحب مدرسہ جھومپرہ پوسٹ پلاس پنگہ ضلع بالاسور کے پاس ۳۱۔ اگست تک آنی چاہئیں۔ (سراج الدین)

(۸؎ برائے اشاعت فنڈ وصول)

اطلاع عام مولوی نورالحسن صاحب شکرپوری سابق جنرل سیکرٹری صوبائی اہل حدیث کانفرنس نے بعض وجوہات کی بنا پر کانفرنس کے سکرٹری شپ اور انجمن اہل حدیث دربھنگہ کے عہدہ اور مدرسہ احمدیہ کی مجلس عاملہ کی رکنیت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اسلئے تمام خاص و عام کی آگاہی کے لئے یہ اطلاع شائع کی جاتی ہے کہ آئندہ کانفرنس۔ انجمن۔ مجلس عاملہ سے متعلق خط و کتابت مولوی صاحب موصوف سے نہ کیا کریں۔ (المعلن محمد عثمان۔ دربھنگہ)

مبلغین و سفراء حضرات علاقہ بیجاپور۔ جودھپور (اجمیر۔ مارواڑ۔ نصیر آباد۔ احمد آباد) کی طرف کسی قسم کا سفر اختیار کرنے کی زحمت نہ اٹھائیں۔ کیونکہ اس دفعہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے سخت قحط سالی ہے۔ تمام لوگ پریشان حال ہیں۔ (حافظ عبداللہ از سود علاقہ گجرات)

مدرسہ محمدیہ رائیدرگ عرصہ چھ سال سے قائم ہے اس وقت مدرسہ مذکور میں ڈیڑھ سو طلباء زیر تعلیم ہیں اور چھ اساتذہ تعلیمی فرائض نہایت جانفشانی سے انجام دے رہے ہیں۔ جن میں سے ایک مولوی فضل الرحمن صاحب مئوی اعظمی افضل العلماء و منشی فاضل فاضل جامعہ دارالسلام ہیں۔ لہذا اطراف و اکناف کے شیدایان علم و محبان کتاب و سنت بصد ذوق و شوق داخل مدرسہ ہو سکتے ہیں۔ دریافت طلب امور کے لئے سکرٹری سے خط و کتابت کیجئے۔ مدرسہ مذکور کی کوئی مستقل آمدنی نہیں۔ ہم جمیع اراکین جناب حاجی ابراہیم سیٹھ صاحب جناب تراب حسین صاحب راجندری متولی محمد صدیق صاحب برادران اہل حدیث ونراکیٹم مولوی عبدالحلیم خان صاحب متولی عبدالوہاب صاحب حضرات کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ یہ حضرات ماہانہ مبلغ پانچ روپے سے مدرسہ کی امداد فرما رہے ہیں چونکہ اعانت مدرسہ کی آمدنی کی دوسری کوئی صورت نہیں۔ لہذا قوم پرور اور دینی جذبات رکھنے والے مدرسہ کی مالی امداد کی طرف اپنی توجہ مبذول فرمائیں۔

منجانب سکرٹری وکیل محمد غوث صاحب مدرسہ محمدیہ رائیدرگ ضلع بلہاری۔ علاقہ مدراس۔

(۸؎ برائے اشاعت فنڈ وصول)

تبلیغی جلسہ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی طرف سے تبلیغ کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ چنانچہ ۲۹۔۳۰ جولائی کو موضع باٹھ تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر میں ایک بارونق جلسہ ہوا۔ جلسہ میں تبلیغ توحید و سنت کے سلسلہ میں سکھ قوم کی طرف سے توحید و رسالت پر بعض اعتراض کئے گئے۔ صدر جلسہ مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی ناظم جمعیۃ نے احسن طریق پر جواب دئیے۔ الحمدللہ جلسہ اثر کے لحاظ سے نہایت کامیاب ہوا۔ جلسہ ہذا میں اجتماع عام و دیہاتی جلسوں کی نسبت اچھا خاصہ تھا خدا تعالیٰ اراکین جمعیۃ کا سایہ سر پر قائم رکھے۔ اور جمعیۃ کی بنیاد کو مستحکم کرے آمین!

حاجی عبدالشکور سکرٹری انجمن خادم المسلمین اہل حدیث جنڈیالہ۔ ضلع امرتسر۔

(از ناظم) ہم موضع باٹھ کی مقامی انجمن کے اراکین کے عموماً اور چوہدری حکم دین و چوہدری علی محمد کے مشکور ہیں جنہوں نے جمعیۃ تبلیغ کے مقاصد میں ہمارا ساتھ دیا۔ نیز حاجی عبدالشکور کو مبارکباد دیتے ہیں کہ وہ اپنے تبلیغی مقاصد میں کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ (ثانی عفی عنہ)

مدرسہ اسلامیہ بانسی میں مقامی و باہر کے طلباء آکر قرآن و حدیث و تفسیر و صرف و نحو و اُردو، فارسی وغیرہ فنونات کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور دینی فیض سے مالا مال ہو رہے ہیں۔ یہ مولوی عبدالقدوس صاحب کی سعی و کوشش کا نتیجہ ہے۔ مدرسہ ہذا میں چار مدرسین اور طلباء تقریباً ۶۰ نفر ہیں۔ جن میں چند نفر بیرونی ہیں اور باقی سب مقامی۔ بیرونی طلباء کو چاہئے کہ وہ آنے سے پیشتر درخواست پتہ ذیل سے حاصل کریں۔

چونکہ یہ اہم مذہبی و قومی کام محض آپ بیرونی حضرات برادران اسلام کی باہمی ہمدردی و اخوت مذہبی پر موقوف ہے۔ ورنہ حقیقت میں اور کوئی سبیل نہیں ہے آپ سے پُرزور اپیل ہے کہ مولوی عبدالقدوس صاحب آپ حضرات کی خدمت میں بغرض وصولی چندہ تشریف لے جا رہے ہیں امید کہ مالی امداد سے اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے کا موقع دیجئے۔ اور مدرسہ کو پہلے سے زیادہ اور کامیاب بنائیں گے۔ المعلن خادم رحمت اللہ خان سکرٹری مدرسہ اسلامیہ بانسی ضلع بستی۔

(عہ داخل اشاعت فنڈ)

مسیح الملک دہلی جامعہ طبیہ دہلی کی طرف سے ماہوار رسالہ شائع ہوتا ہے جس میں تمام تر طبی مضامین ہی ہوتے ہیں۔ طب سے عام دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لئے مفید ہیں۔ قیمت سالانہ اعلیٰ ایڈیشن ہے معمولی عہ۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ پتہ۔ منیجر مسیح الملک دہلی

ملکی مطلع

تبرا ایجی ٹیشن لکھنؤ
اور
خاکساری ڈکٹیٹر

سرسید مرحوم نے ایک موقع پر اہل پنجاب کو "زندہ دلان پنجاب" کا لقب دیا تھا۔ یہ لقب ایسا با معنی ثابت ہوا کہ ہر کام میں اہل پنجاب زیادہ سے زیادہ حصے لینے لگے معلوم اس سے کہ نیک ہو یا بد۔ چنانچہ ہر ایک تحریک میں اہل پنجاب حصہ وافر لیتے ہیں۔ تبرا جو عقلاً و نقلاً ہر حیثیت سے ایک غیر مستحسن فعل ہے اس میں بھی اہل پنجاب اور صوبہ سرحد نے کافی سے زیادہ حصہ لیا ہے۔

ہوڑہ ایکسپریس جو دس بجے رات کو لاہور سے چلتی ہے تبرا باز اس گاڑی میں سوار ہو کر لکھنؤ جاتے رہے ہیں۔ گو اب قدرے کمی ہو گئی ہے مگر ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ خاکساری تحریک کے ڈکٹیٹر مشرقی صاحب نے بھی اس بارے میں جتنے دعوے کئے وہ بجائے مفید ہونے کے مضر ثابت ہوئے۔ جن کا مفصل تذکرہ انشاء اللہ آئندہ پرچے میں کیا جائیگا۔

مجمل بیان یہ ہے کہ مشرقی صاحب نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر کبھی فریقین کے تین تین لیڈروں کو اٹر فائے قرار دیکر قتل کرنے کی دھمکی دی اور کبھی اپنی افواج قاہرہ کو لکھنؤ پہنچ کر اس فتنے کو بزور دبانے کا حکم جاری کیا۔ آخر ہوا کیا وہی جو مرزا غالب مرحوم نے کہا ہے ؎

تھی نے رو کا رات غالب کو وگرنہ دیکھتے
اس کے گریۂ چشم سے گردوں کف سیلاب تھا

(مفصل آئندہ انشاء اللہ)

تبرا ایجی ٹیشن ابھی جاری ہے اور یہ نہیں ہٹیگا جب تک شیعہ اپنا سا ماما زور ختم نہ کر لیں۔ ہمارے خیال میں یہ ایجی ٹیشن سنیوں کو مفید شیعوں کو نقصان دہ ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ ابھی کا اظہار ہم ابھی سے کئے دیتے ہیں۔

(۱) رسم تبرا سازی جو خالص شیعوں کا شعار ہے اس میں کوئی باغیرت سنی شریک نہیں ہوگا خصوصاً صوبہ یوپی کے سنی حضرات سے یہی توقع ہے۔

(۲) صوبہ یوپی میں سنیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے مگر شیعہ ممبران کمیٹی اور اسمبلی اپنے تناسب سے زیادہ منتخب ہوتے ہیں۔ غالباً آئندہ ایسا نہ ہوگا۔

یہ دو نقصان شیعوں کے اور دو فائدے سنیوں کے بالکل نمایاں ہیں۔ جن کی تحریک ابھی سے ہو رہی ہے۔ عرب کا مشہور شاعر متنبی انہی معنی میں کہہ گیا ہے ؎

بذا قضت الایام ما بین اھلھا
مصائب قوم عند قوم فوائد

تحریک وزیرستان

وزیرستان کی تحریک بجائے کمزور ہونے کے دن بدن زور پکڑتی جا رہی ہے۔ آج سے پہلے بھی حکومت انگریزی کی سرحدی اقوام سے چھیڑ چھاڑ چلی آئی ہے۔ جس کی مدت ہماری یاد میں چھ ماہ سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ مگر اب یہ تحریک اتنی طوالت پکڑ گئی ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اخبارات کی خبروں کا بغائر نظر مطالعہ کرنے سے جو بات معلوم ہوتی ہے یہ ہے کہ یہ تحریک ایک مذہبی آدمی کے ہاتھ میں ہے۔ برخلاف پہلی تحریکوں کے جو دنیاداروں کے ہاتھوں میں تھیں اس لئے ان کا خاتمہ دادودہش کے ذریعہ ہو جاتا تھا مگر موجودہ تحریک کا خاتمہ مذہبی ہدایت کے ماتحت ہوگا اس کی ایک اور شاخ پیدا ہو گئی ہے جو وزیرستان سے نکل کر آفریدی قوم میں پہنچ گئی ہے۔

پشاور کے ضلع میں ایک سرسبز وسیع میدان ہے جس کا رقبہ قریباً بارہ مربع میل ہے۔ یہ آفریدیوں کی ملک ہے اور ان کی ایک بہت بڑی چراگاہ ہے۔ جہاں ان کے مویشی مدت سے چرتے رہے ہیں۔ کئی سال ہوئے کہ انگریزی گورنمنٹ نے اپنی کسی ضرورت کے ماتحت اس پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اب اس کے متعلق آفریدیوں میں حرکت پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ ان کی طرف سے ایک خط خان خوشحال خان وکیل مختار قوم خود آفریدستان نے وزیر اعظم صوبہ سرحد اور اسکان کانگرس کو لکھا ہے کہ کھجوری میدان گورنمنٹ نے تین ماہ کے لئے مستعار لیا تھا وہ خالی کر دے دیکھیں اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ آج کل کی فضا یہ ہے کہ حکومتیں تو بجائے خود رہیں کسی فرد انسانی کو یہ کہنا کہ آپ نے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیجئے۔ قائل کا اپنے تئیں ناواقف زمانہ ثابت کرنا ہے۔

ہمارے خیال میں وزیرستان کی تحریک میں کھجوری میدان کا ذکر آنا ایک پُرمعنی بات ہے۔ خدا جانے اس کا نتیجہ کیا ہو۔ اس ہفتہ وزیرستان کے حالات بہت شدت پکڑ گئے ہیں۔ چنانچہ اخبارات کا بیان یہ ہے:-

"کوہاٹ ۱۶۔ اگست۔ سرحدی وزیرستان سے تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ خلیفہ گل نواز خان اور غازی حکیم خان کی دوڑ دھوپ کے باعث بنوں اور کوہاٹ کے نواحی حلقوں میں تمام بنجر علاقے ہوائی محکمہ کے سپرد کر دیئے گئے ہیں تاکہ وہاں قبائلی لشکر پناہ گزیں نہ ہو سکے۔ ان بنجر علاقوں میں کسی وقت بھی بمباری ہو سکتی ہے۔ اگلے روز ان بنجر علاقوں میں متعدد ہوائی جہاز کوہاٹ اور پشاور کی طرف سے اڑتے دیکھے گئے۔

ان ہوائی جہازوں نے اڈے ٹل بلند۔ بلند خیل۔ پاکستان۔ خنک لیما۔ چوکھا۔ سلیمان۔ دتہ خیل۔ کوہستان۔ بویہ وشوا تا سوا مرکی دیکھ بھال کی۔ اس ضمن میں یہ بھی اطلاع ہے کہ تین چار دہاتی مستقرات پر جن کو مشکوک کمین گاہیں کہا جاتا ہے پر بمباز ہوائی جہازوں نے بم گرائے۔ اس علاقہ میں بھی کوہستان ٹل گورگری میں۔ قبائلیوں کی مخالفانہ سرگرمیوں کے باعث کوہاٹ وبنوں کی سرحدوں سے ملحقہ دو بنجر علاقوں کو ہوائی محکمہ کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک اطلاع ہے کہ

آئینہ مذاہب امامیہ ترجمہ اردو تحفہ اثنا عشریہ - فرقہ (۲۵) شیعہ کی تردید میں - قیمت تین روپیہ - (منیجر اہلحدیث)

گنڈیل اور اسمتیل کے درمیان قبائلی مسلح پارٹی اور برطانوی فوجی مسلح گارد کے مابین دو گھنٹہ خونریز تصادم ہوا۔ بارش کی طرح ایمونیشن استعمال کیا گیا۔ دو گھاٹیوں کو بموں اور گولیوں سے صاف کر کے میدان بنا دیا گیا ہے۔ بنوں رزمک جرنیلی سڑک پر فوجی اور ٹیکسی لاریوں کو بھی روکا گیا۔ پرسوں رات متعدد مقامات پر ملین راستوں کو ناقابل گزر بنا دیا ہے جس کی وجہ سے رزمک میں ڈاک لیٹ پہنچتی ہے راستے اور پل نقصان زدہ ہیں۔ ٹوچی مسلح گارد کے ہمراہ ایک یورپین افسر خان صاحب گل محمد خان صاحب ٹھیکیدار ڈاک کے پاس کھڑا گفتگو کر رہا تھا قبائلیوں نے تاک کر لبی مارک سے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ خانصاحب شدید طور پر زخمی ہو گئے۔

۱۰ اور ۱۱۔ اگست کی درمیانی رات کو وزیری قبائلی اور مسلح فوجی دستوں میں لوڑ وادی خیسوار میں زبردست تصادم ہوئے۔ فوجیوں نے پکٹوں پر سے بم پھینکے اور مشین گنوں سے گولیاں چلائیں حملہ آوروں نے بھی فائرنگ کیا۔ بم پھینکے۔ نقصان جان کے سلسلہ میں تفصیلات کا انتظار ہے بنوں رزمک روڈ پر خاص دامان کوہستان کے پیچدار موڑ والے مقامات پر زبردست فوجی پہرہ ہے۔ ہر وقت کھلی ٹریفک نہیں ہو سکتی۔ پرسوں لوڑ وادی رزمک کے متعدد مقامات میں ٹیکسی لاریوں کو روکا گیا۔ بالبی مارک سے فائرنگ کئے گئے۔ ایک درجن ہوائی جہازوں نے براستہ ٹل بنوں اڑ کر شمالی کوہستان کی دیکھ بھال کی۔"

(پرتاپ لاہور ملا ۱۹۔ اگست ۱۹۳۹ء)

ہماری رائے جو بڑی دور اندیشی پر مبنی ہے یہ ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کا آج کل سخت ترین دشمنوں کے ساتھ مقابلہ ہونے والا ہے۔ جیسا کہ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ ان دشمنوں کے مقابلہ میں وزیرستان کا جھگڑا یا فلسطین کی نزاع کوئی چیز نہیں۔ اس لئے حکومت برطانیہ کو چاہئے کہ ان معمولی جھگڑوں کو بند کر کے اپنی پوری طاقت کے ساتھ اشد دشمنوں کا مقابلہ کرے۔ دشمنوں کا عین منشا ہے کہ حکومت برطانیہ ایسی معمولی الجھنوں میں پھنسی رہے۔ اس لئے یہ دور اندیشی کے خلاف ہے کہ حکومت ایسے کاموں میں اپنا روپیہ، آدمی اور وقت ضائع کرے جس سے دشمنوں کو موقع ملے۔ ہماری قطعی رائے کہ حکومت برطانیہ کو وزیرستان کا علاقہ بالکل چھوڑ کر میدان میں آ جانا چاہئے۔

انجمن حزب المجاہدین کا ریزولیوشن

مشرقی سے گفتگو کے متعلق

اخبار "آواز ہند" پشاور مورخہ ۱۴۔ اگست ۱۹۳۹ء میں ماسٹر عنایت اللہ مشرقی کی گفتگو شائع ہوئی ہے جس میں مولوی عبد اللہ شاہ پشاوری کو جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تم اہل پشاور کی طرف سے نمائندہ ہو کر آؤ تو گفتگو کے لئے وقت نکال سکتا ہوں" علماء امرتسر کی متفقہ مجلس موسومہ حزب المجاہدین کے اجلاس میں پیش ہو کر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

انجمن حزب المجاہدین امرتسر بطور نمائندہ اس کو منظور کرتی ہے کہ مشرقی صاحب سے مسائل اختلافیہ میں گفتگو ہو۔ انجمن ہذا کا ایک نمائندہ گفتگو کریگا جس کا ساختہ پرداختہ انجمن کو منظور ہوگا اور انجمن کے ذریعہ اہل شہر کو۔ گفتگو بطور املا عربی میں ہوگی پھر اردو میں ترجمہ سنا دیا جائیگا۔ منظوری آنے پر مشرقی کو مسائل اختلافیہ کی فہرست دیدی جائیگی۔ باقی شرائط بذریعہ سب کمیٹی طے ہونگی۔ امرتسر مشرقی کا اپنا شہر ہے اس لئے اس تجویز کی منظوری دینا اُن کا اولین فرض ہے۔

راقم محمد عبد اللہ ثانی ناظم انجمن حزب المجاہدین امرتسر

جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام

فریضہ زکوٰۃ اور امداد تبلیغ

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ ماہ مبارک پھر دیکھنا نصیب ہوا۔ مجھ کو یقین ہے کہ آپ اس ماہ مبارک میں اپنی پاک کمائی کی زکوٰۃ ضرور نکالیں گے۔ آپکو بخوبی معلوم ہے کہ زکوٰۃ کے حقدار کون لوگ ہیں۔ لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ تبلیغ بھی زکوٰۃ میں حصہ پانے کی حقدار ہے۔ آپ کو ضرور معلوم ہوگا کہ بھولے بھالے مسلمانوں کو اسلام سے خارج کرنے کیلئے مخالفین اسلام (آریہ سماج وغیرہ) انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بڑی بڑی جماعتیں بنا بنا کر مسلمانوں کو مرتد کر رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ کے واسطے بہت سے کام کرنے والے اور بہت بڑا سرمایہ درکار ہے۔ اچھوتوں میں تبلیغ اسلام، نومسلموں کی مالی امداد، نومسلم نوجوانوں کی دینی تعلیم اور عام نومسلموں کو ضروریات اسلام سے آگاہ کرنے کا کام باضابطہ طور پر ہو رہا ہے۔ اس لئے امید ہے کہ آپ اپنی زکوٰۃ کا کچھ حصہ تبلیغ کو دیں۔ (سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر)

پولیس میں بھرتی کا موقع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سنٹرل رینج لاہور کے ایک اعلان سے معلوم ہوا ہے کہ اپریل ۱۹۴۰ء میں نوجوانوں کی کچھ تعداد کو جو لاہور۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ لائلپور و منٹگمری کے باشندے ہوں۔ بطور اسسٹنٹ انسپکٹر پولیس بھرتی کیا جائیگا۔ اعلان کی شرائط میں مذکور ہے کہ صرف ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان عمر والے اُن نوجوانوں کی درخواستوں پر غور کیا جائیگا۔ جو ایف۔ اے یا اُس کے برابر کا کوئی امتحان پاس کئے ہوں۔ یا انجینیئرنگ کالج کا ڈپلومہ حاصل کر چکے ہوں۔ جن کا کیرکٹر عمدہ اور جسمانی صحت اچھی ہو اور پھرتیلے اور مستعد ہوں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ صاحب موصوف درخواستیں صرف یکم ستمبر اور ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء کے درمیان وصول کرینگے۔ اور اگر کسی نے کسی طریقے سے بھی سفارش پہنچانے کی کوشش کی تو اسکی درخواست کو مسترد کر دیا جائیگا۔ سابقہ مسترد کردہ اشخاص کو درخواستیں بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ درخواست کے ہمراہ صرف سندات کی نقول بھیجنی چاہئیں جو واپس نہیں کی جائینگی۔ امید ہے کہ نوجوان اس موقع سے فائدہ اٹھائیں گے۔

(لاہور ۱۸۔ اگست ۱۹۳۹ء)

ahmadimuslim.de

بیمہ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے۔ جسے بیمہ کرنے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خود مختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

اورنٹیل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگ بنیاد رکھتے ہیں۔

دیر نہ کریں

بلکہ آج ہی اورنٹیل کی پالیسی خریدیں

مزید معلومات کے لئے

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف ایشورنس کمپنی لمیٹڈ

قائم شدہ ۱۸۷۴ء ہیڈ آفس بمبئی

یا

سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ برانچ سیکرٹری اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے

(۸۴۷)

زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ (اسلامی) سلطنت ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے تعلیم یافتہ ہے۔ ضخامت ۲۰×۳۰ کے ۲۵۶ صفحات۔ قیمت ... رعایتی قیمت ۱۲ روپے

منیجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۲۶

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد

ان دو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ ...

کم از کم

۱۸

ڈیڑھ روپیہ روزانہ بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت لاجواب ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمالیجئے۔ نوٹ:- حلفیہ تحریر کہ کسی دوسرے کو بتایا نہیں جائیگا۔ آنا ضروری ہے۔

پتہ:- منیجر دارالکتب ہمدرد وطن رجسٹرڈ
فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

جلد مفت منگالو

رسالہ تندرستی اور جوانمردی کے راز

اس رسالے میں ہر قسم کے بادشاہی مجرب اور اکسیر نسخہ جات درج ہیں۔ اس کے پڑھنے سے فائدہ کثیر ہوگا صرف ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔

منگوانے کا پتہ:- منیجر اکسیر باضمہ اچیجی
خزانہ گیٹ۔ کوچہ جٹاں۔ امرتسر

تصانیف مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

درتردید آریہ مشن

۱۵۹

حق پرکاش اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ ان کا واحد جواب یہی حق پرکاش ہے۔ لکھائی، چھپائی اور کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۱۲؍

الہامی کتاب وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو مولانا ابوالوفا صاحب اور ماسٹر آتمارام صاحب کے مابین ہوا۔ جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کی ضخامت ۱۹۲ صفحات ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲؍

(۴۴۸)

ترک اسلام بجواب ترک اسلام

اس رسالہ میں اُن اعتراضوں کا قابل قدر جواب دیا گیا ہے جو دھرمپال نے اسلام چھوڑ کر قرآن پر کئے تھے۔ اس رسالہ کو دیکھ کر خود موصوف نے جوابات کی معقولیت کا اعتراف کیا اور داخل اسلام ہو کر غازی محمود نام رکھا۔ جدید اڈیشن۔ قیمت ۹

بحث تناسخ وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا موصوف اور ماسٹر آتمارام صاحب در بارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا اور آخر حق کی فتح ہوئی۔ قیمت ۳؍

حضرت محمد رشی حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا ثبوت توریت، انجیل اور وید سے ایسے صاف اور صریح حوالجات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ تبلیغی انجمنوں کو ضرور اس کی اشاعت کرنی چاہئے۔ قیمت ۴؍

حدوث وید اس رسالہ میں خود وید کے ثبوت سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں بلکہ اس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ قیمت ۲؍

اصول آریہ اس رسالہ میں آریوں کے اصل الاصول مسائل کی فلسفیانہ طریق سے تردید کی گئی ہے۔ یعنی مادہ، روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا معقول دلائل سے ابطال کیا گیا ہے یہ رسالہ آریہ سماج کی تردید کے لئے مفید ترین ہے۔ ۲؍

الہام یہ وہ مختصر رسالہ ہے جس میں الہام کی تعریف و تقسیم کر کے چند ناقابل حل سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲؍

شادی بیوگان اور نیوگ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ جیسے حیاسوز مسئلہ کے مقابلہ میں شادی بیوگان کو کئی درجہ بڑھ کر فضیلت حاصل ہے۔ قیمت ۲؍

القرآن العظیم اس کتاب میں تمام خصوصیات الہام کو قرآن مجید سے ثابت کر کے مخالفین (آریہ) وغیرہ کو چیلنج دیا گیا ہے کہ انہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ قیمت ۲؍

جہاد وید اس رسالہ میں جہاد کا ثبوت وید منتروں سے پیش کر کے اسلامی جہاد پر آریوں کی لب کشائی ہمیشہ کے لئے بند کر دی ہے۔ قیمت ۲؍

مقدس رسول جدید اڈیشن۔ آریوں نے ایک زہریلے رسالے میں آنحضرتؐ کی ذات والاصفات پر سخت ناپاک اعتراضات کئے جس کا نام تھا رنگیلا رسول۔ اس نامعقول رسالہ کا معقول، مدلل اور متین جواب "مقدس رسول" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ قیمت ۴؍

نوٹ:- محصولڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

مومیائی

۳۹

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۶؍ آدھ پاؤ ۱۲؍۔ پاؤ بھر ۲۴؍ مع محصولڈاک جاتک غیر سر محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر ...ی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائے گی ورنہ بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہزادپور ... علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ مومیائی ایک ایسی نافع بخش دوا ہے جس کی صفت بیان کرنے کیلئے مجھے کوئی لفظ نہیں ملتے۔ مریض بہت دق کرتے ہیں اس لئے ایک مریض کے لئے ایک چھٹانک ارسال فرمائیں ...

جناب عبد اللہ صاحب ہیڈ ... تین چھٹانک تین آدمیوں کیلئے مومیائی منگوائی تھی۔ ... فائدہ رہی مگر مرض ابھی جڑ سے نہیں گیا اس لئے تینوں شخصوں کے لئے ... ایک ایک چھٹانک ... فرما کر شکر گذار فرمائیں۔ ...

منگوانے کا پتہ:- حکیم ... امرتسر

ahmadmuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ... وار ہر جمعہ کے دن امرتسر ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

اخبار

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

... جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ... [illegible]

سیرت ... [illegible] ... اسباب، ان کے رفقا و متبعین کے سحر انگیز و دل آویز اخلاق و اوصاف، قربانی و ایثار، جہاد فی سبیل اللہ اور صبر و استقامت کے رقت انگیز حالات اور ہندوستان میں اسلام کی نشات ثانیہ کی صحیح تاریخ (عام مسلمانوں کو چھوڑ کر) آپ کی مخصوص جماعت کے بہت سے لوگ بھی نہیں جانتے۔ اسوقت تک جتنی کتابیں ان دونوں بزرگوں کے حالات میں لکھی گئی ہیں (خدا انکے مصنفین کو جزائے خیر دے) وہ بوجوہ چند تمام پہلوؤں پر حاوی نہیں ہیں۔ ہندوستان کے محبین سنت کو مژدہ ہو کہ حضرت سید صاحب کے خاندان کے ایک فرد مولانا سید ابوالحسن علی ندوی استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء نے طویل مطالعہ اور جستجو کے بعد سیرت سید احمد شہیدؒ کے نام سے کتاب تالیف فرمائی ہے جو اس موضوع پر سب سے زیادہ جامع اور مستند کتاب ہے جسکی تالیف میں خاندانی کاغذات، سرکاری رپورٹوں، اردو فارسی، انگریزی قلمی و مطبوعہ کتابوں سے پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۴۶۴ صفحہ۔ کتابت طباعت عمدہ۔ جلد سنہری خوبصورت۔ ابتدا میں علامہ سید سلیمان ندوی کا اس سفر کا فاضلانہ و بصیرت افروز مقدمہ ہے۔ قیمت مجلد عہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ تاجران کتب کمیشن بذریعہ ... کریں۔

(ملنے کا پتہ)

... گوئن روڈ لکھنؤ

... سول ایجنٹ

... [illegible]

... ہے ... کا حال، جناب حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ سے اور ترویج کا حضرت سیدنا محمد اسماعیل شہیدؒ سے۔۔۔۔ مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور فن وار اور نام مصنف کے ساتھ قومی اخباروں کا نقشہ ہے۔ الیٰ ان قال۔ غرض آپ کی جماعت نے ملک میں علمی حیثیت سے جو کام کئے ہیں۔ انہیں نہایت تہذیب و جامعیت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اہل حدیث حضرات کو یہ مقالہ ضرور خریدنا چاہئے۔ صفحات ۲۰۸ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت عہ

خطبات محمدی

مؤلفہ مولانا محمد صاحب دہلوی

حدیث شریف کی پچاس کتابوں سے ان خطبات نبویہ علیٰ صاحبہ التحیہ کو یکجا کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ جس میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک سو چھیاسی خطبات مبارک درج ہیں۔

اصل خطبہ عربی میں اور ترجمہ عام فہم اردو میں ہے۔ یہ کتاب تمام فضول اور بے دلیل باتوں یا قصوں سے پاک ہے۔ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان کے لؤلؤ المرجان کو ہی عاشقان توحید و سنت تک پہنچایا گیا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

تراجم علمائے حدیث ہند

۲۔ سو اشخاص کا۔۔۔۔۔ برسوں کی کاوشوں کا، جانکاہ محنتوں کا، ان تھک کوششوں کا، وقت کی بہت بڑی قربانی کا، پھر سینکڑوں کے خرچ کا نتیجہ ہے۔ نیک لوگوں کا ذکر رب العالمین بعد والوں کے لئے باقی رکھتا ہے۔ الحمدللہ اس زمانے میں قدرت نے ملک صاحب کو اس کار خیر اور کار ضروری کے لئے منتخب فرمایا۔ اور آپ نے علماء کے حالات زندگی جمع کر دیئے۔ اس جلد اول میں شاہ ولی اللہ سے شروع کر کے آج تک کے علمائے اہل حدیث دہلی کی سوانحعمریاں ہیں۔ مرحومین کی اور موجودین کی بھی۔ تاریخ جیسے روکھے پھیکے مضمون کو فاضل مؤلف نے اس خوبصورتی سے ادا کیا ہے کہ آپ جوں جوں پڑھتے جائیں شوق بڑھتا جائے۔ انداز بیان، روانی کلام اور تسلسل مضامین نہائت اعلیٰ پیمانے پر ہے۔ ہمیں کھلے لفظوں میں کہنے دیجئے کہ اس اچھوتے اور سخت ادق مضمون پر قلم فرسائی کر کے مولانا نے جماعت اہل حدیث پر احسان کیا ہے اور دین خدا کی اہم خدمت انجام دی ہے۔ قابلقدر کتاب ہے۔ قیمت ۸/

نور محمدی

(مؤلفہ مولانا محمد صاحب دہلوی)

جس میں قرآن مجید، احادیث نبویہ، اقوال صحابہ تابعین محدثین، ائمہ، فقہا اور صوفیاء سے قوالی اور راگ باجوں اور مزامیر کی مفصل تردید کی گئی ہے۔ قوالی پسندوں کی تمام دلیلوں کا رد کیا ہے۔ اس رسالہ کی خوب اشاعت ہونی چاہئے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت صرف ۱۲/ (بارہ آنے)

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اصل قیمتیں درج ہیں۔

ملنے کا پتہ } منیجر اہلحدیث امرتسر

حکایات صحابہ اردو
یعنی
سچی کہانیاں

جس میں صحابہ کرام و صحابیات۔ صحابی بچوں کے زہد و تقویٰ۔ فقر و عبادت۔ علمی مشاغل۔ ایثار و ہمدردی۔ بے مثل جرأت۔ حیرت انگیز جانثاری وغیرہ ایمان افروز حالات مندرج ہیں۔ کتابت چھپائی عمدہ۔ قیمت ۱۲ر

علم خوشنویسی فن خوشنویسی سے آگاہی حاصل کرنے کے متعلق۔ قیمت ۴ر

الوفا ثناء اللہ صاحب

حدوث وید اس رسالہ میں خود وید کے ثبوت سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں بلکہ اس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ قیمت ۲ر

اصول آریہ اس رسالہ میں آریوں کے اصول مسلمات کی فلسفیانہ طریق سے تردید کی گئی ہے۔ یعنی مادہ، روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا معقول دلائل سے ابطال کیا گیا ہے

مومیائی ۲۹

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔

ثنائی برقی پریس امرتسر
میں

اُردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ رنگ دار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کرکے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے:۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا ابویحییٰ صاحب شاہجہانپوری۔ جو کہ عرصہ سے نایاب ہو چکی تھی۔ اب دوبارہ شائع کرائی گئی ہے۔ یہ کتاب اہل حدیث اور مقلدین میں فیصلہ کن ہے جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ بڑے بڑے فقہاء امت حدیث نبوی میں کم مایہ تھے۔ ثبوت میں تاریخی واقعات نادر بزرگان دین کے اقوال اور آراء درج کی گئی ہیں۔ تمام کتاب میں یہی روش پائی جاتی ہے۔ مقلدین کے اہل حدیث پر ہر قسم کے اعتراضات کا دفعیہ کیا گیا ہے۔ تقلید شخصی کا اس طریق سے قلع قمع کیا گیا ہے کہ آپ پڑھ کر بے حد مسرور ہونگے۔ طرز بیان نہایت دلکش اور عالمانہ ہے۔ ضخامت ۲۰×۲۶ کے ۲۵۰ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت عہ۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

عربی بول چال

عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں ... کتاب ... مع فرہنگ۔ قیمت حصہ اول ۱۲ر حصہ دوم ۱۲ر

ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

تفسیر واضح البیان

اُردو۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اسمیں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ گویا قرآنی معارف کو اعلیٰ پیرایہ میں فاضلانہ طریق پر بیان کیا ہے۔ اسکے پڑھنے سے بہت قرآنی نکات سے واقفیت حاصل ہو جائے گی۔ سائز ۲۰×۳۰۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد ۔ مجلد ۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔

دیہاتی حکیم

ایک نئی تصنیف ہے۔ یہ کتاب محض دیہاتیوں کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ اس میں قریباً ایک سو امراض کا بیان درج ہے۔ جس پر چھ سو کے قریب مجربات دیئے گئے ہیں سر سے لیکر پاؤں تک جملہ امراض کی تفصیل اور تشریح کر دی گئی ہے۔ علاج دیسی ادویات سے بتایا ہے جو ہر جگہ باسانی اور ارزاں مل سکیں۔ یہ کتاب غریبوں کے لئے ایک نعمت بے بہا ہے۔ جس کی قدر کرنا ان کا فرض ہوگا۔ خصوصاً ائمہ مساجد، نمبرداروں اور چوہدریوں کے پاس ضرور رہنی چاہئے۔ تاہم مجلد ہے۔ قیمت ۱۲ر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۳۶